٢٢
22 واں
ماہنامہ
لاہور
نعت
تسبیحِ نعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 16 واں سال

ماہنامہ نعت لاہور

جلد ۱۶ اپریل ۲۰۰۳ شمارہ ۴

تسبیحِ نعت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: شہناز کوثر - اظہر محمود

مینیجر: راجا اختر محمود

مشیر خصوصی
چودھری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز لاہور

پبلشرز
راجا رشید محمود

کمپیوٹر کمپوزنگ: مدنی گرافکس، فون: 7230001

صدر
ایوانِ نعت
رجسٹرڈ

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس، 38 اردو بازار لاہور

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10، نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)

فون: 7463684 پوسٹ کوڈ: 54500

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ طالبِ باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

اس شمارے کی قیمت 30.00 روپے ہے

تسبیحِ نعت

(شاعر کا ۲۲واں اردو مجموعہ نعت)

راجا رشید محمود

ثنائے مصطفیٰ ﷺ پر اکتفا محمود کرتا ہوں
مرے فکر و تخیل کی یہ دانائی تعالی اللہ

گنتی کے اُن اہلِ محبت کے نام

جونعت کے ساتھ شمارِ درود کو شعار کیے ہوئے ہیں

شمارِ سبحہ

۲۸ جسے توقیرِ سرور ﷺ کا سبق خود کبریا دے گا
لبوں کو اُس کے، ہر دم نعمتِ صلِّ علیٰ دے گا

۲۹ مدحِ سرکار ﷺ کروں اور ہر اک غم سے بچوں
یوں میں آلودگیٔ گردشِ عالم سے بچوں

۳۰ ہجرِ طیبہ سے رہی دل میں جو ہلچل صبح تک
اس نے محمودِ حزیں کو رکھا بے کل صبح تک

۳۱ آبِ زمزم کی جو رب کے شہر میں تھیں لذتیں
اس کی خالق نے مدینے میں بڑھائیں لذتیں

۳۲،۳۳ خدا ضامن ہے معصومیّتِ سرکارِ والا ﷺ کا
کہ وہ خود ہے محافظ فطرتِ سرکارِ والا ﷺ کا

۳۴ چہرے ہوئے جونہی سرِ حشر انفعالیے
کملی میں عاصی میرے نبی ﷺ نے چھپا لیے

۳۵ کہیں لگ جائے یہ میری دعائے پُر اثر سب کو
خدا رکھے مدینے کی طرف گرمِ سفر سب کو

۳۶ نعت کے ہیں سارے موضوعات جاگیرِ خیال
اس لیے مَیں کر نہیں سکتا ہوں تسخیرِ خیال

۳۷ خداوندِ تعالیٰ تجھ پہ رحمت کی نظر رکھے
درود اپنے لبوں پر تُو اگر شام و سحر رکھے

۳۸،۳۹ دلوں پر حکمراں ہے خواجگیٔ سرورِ عالم ﷺ
عطائے رب سے ہے یہ برتریٔ سرورِ عالم ﷺ

۴۰ جو بندہ الفتِ سرکار ﷺ سے سرشار ہوتا ہے
جہاں بھر میں وہ تنہا صاحبِ کردار ہوتا ہے

۴۱ حبیبِ خالق و مالک ﷺ کے گُن گاتے قلم کاغذ
اُٹھا دیں گے حجابِ ذات کے پردے قلم کاغذ

۴۲ آقا ﷺ کے سوا نام کسی کا بھی مَیں لُوں کیوں
خوش بخت ہوں مَیں، میرے قریب آئے جنوں کیوں

۴۳ شہرِ سرکار ﷺ کو چل، مجھ سے مِرے دل نے کہا
دل کو شاید یہ کہیں عشق کے حاصل نے کہا

۴۴،۴۵ رسولِ محترم ﷺ کی شانِ یکتائی تعالیٰ اللہ
نبی ﷺ کی سب جہانوں پر ہے آقائی تعالیٰ اللہ

۴۶ جو ذرّے تھے نبی ﷺ کی رہ گزر کے
وہ آئینے بنے ظرفِ نظر کے

۴۷ اِسرا کی رات نورِ پیمبر ﷺ کے شعشعے
گویا تھے ایک آئنہ پیکر کے شعشعے

۴۸ رب اور مصطفیٰ ﷺ شبِ اِسرا ہیں معتبر
گویا نکاتِ صورت و معنیٰ ہیں معتبر

ہُوں پیشِ درِ دولتِ سلطانِ مدینہ ﷺ — ٩٣
''ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ''

نعت کی راہ دکھائی مِرے جی نے مجھ کو — ٩٤، ٩٥
جس پہ چلتا ہوا پایا ہے سبھی نے مجھ کو

نعت کے آپ عطا کر کے قرینے مجھ کو — ٩٦
میرے آقا ﷺ نے دیے پیار خزینے مجھ کو

نعت میں پایا ہے جھُوٹا نہ کسی نے مجھ کو — ٩٧
یوں، بُرا سمجھا ہے حاشا نہ کسی نے مجھ کو

نعت کا کیا شعور پایا ہے — ٩٨، ٩٩
لطفِ ربِّ غفور پایا ہے

لکھے گو نعت میں صفحے ہزاروں — ١٠٠
ابھی نظروں میں ہیں نکتے ہزاروں

ہو ہر غیرِ آقا ﷺ سے قطعِ تعلُّق — ١٠١
کروں جب مَیں دنیا سے قطعِ تعلّق

شہرِ آقا ﷺ رہنما ثابت ہُوا — ١٠٢، ١٠٣
ربِّ اکبر کا پتا ثابت ہُوا

کہتا رہوں مَیں نعت برابر اسی طرح — ١٠٤
مجھ کو رہے یہ ذوق میسّر اسی طرح

نفع میں، نقص کے غربال میں چاہے رکھیں — ١٠٥
میرے آقا ﷺ مجھے جس حال میں چاہے رکھیں

رب کے حبیبِ پاک ﷺ کی مدحت سرائیاں — ١٠٦، ١٠٧
ہیں میری عمر بھر کی یہی تو کمائیاں

ہیں مستند حضور ﷺ کی فرماں روائیاں — ١٠٨
دیں گی مدد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں

یہ بھی انھیں خدا نے عطا کیں بڑائیاں — ١٠٩
''ہیں تا ابد حضور ﷺ کی فرماں روائیاں''

یوں میں توصیفِ رسولُ اللہ ﷺ کا خوگر ہُوا — ١١٠، ١١١
ذوقِ حسّانؓ و بُصیریؒ و رضاؒ رہبر ہوا

کرے گا رم جونہی میرے خیال کا آہُو — ١١٢
تو یادِ طیبہ پر پھر پا سکوں گا مَیں قابو

جب بات نعت کی سرِ محشر میں کر چکا — ١١٣
ہر زخمِ معصیت جو ہرا تھا، وہ بھر چکا

کرمِ مصطفیٰ ﷺ نے کیے خود بخود — ١١٤، ١١٥
کُھلے نعت کے راستے خود بخود

میرے سرکار ﷺ کے سوائے کوئی — ١١٦
رب سے بندے کو کیا ملائے کوئی

اپنے آقا ﷺ کے شہر کو پا کر ۱۱۷
دیکھ اُس در پہ ہاتھ پھیلا کر

یہ جو ہے قرآن میں اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ ۱۱۸
بزمِ سرور ﷺ میں ہے اونچا بولنے والوں کا حال

لیتی ہے بُعدِ طیبہ کا جو چشمِ تر اثر ۱۱۹
رہتا ہے اُس کا دل پہ مرے، عمر بھر اثر

کمی جس کو نظر آئے نبی ﷺ میں ۱۲۰، ۱۲۱
وہ غلطیدہ ہے قعرِ گمرہی میں

جو مُحِب سرور ﷺ کا ہے، میرا ہے، وہ کوئی سہی ۱۲۲، ۱۲۳
یہ مری عادت ترے نزدیک کمزوری سہی

مانگ ہر چیز تُو سدا اُن ؐ سے ۱۲۴، ۱۲۵
بذل و جُود اُن سے ہے، سخا اُن ؐ سے

پیشِ سرکار ﷺ التجا کر کے ۱۲۶، ۱۲۷
اِس پہ تو دیکھ اِکتفا کر کے

یادِ آقا ﷺ میں حال سینوں کے ۱۲۸
جس طرح بھید ہوں خزینوں کے

چاہی مرے حضور ﷺ نے انسانیت کی خیر ۱۲۹
ہو گی حضور ﷺ ہی کے سبب عاقبت کی خیر

دیکھو مری رسائیِ طیبہ کا معجزہ ۱۳۰، ۱۳۱
جو ہے حبیبِ ربِّ تعالیٰ ﷺ کا معجزہ

حشر میں ایک بات چاہتے ہیں ۱۳۲، ۱۳۳
ہم پیمبر ﷺ کا ساتھ چاہتے ہیں

کوئی اُن ﷺ سا حسیں نہیں ممکن ۱۳۴، ۱۳۵
ہر جہاں میں، کہیں نہیں ممکن

ہے رحمتوں کا خلاصہ حضور ﷺ کا دامن ۱۳۶، ۱۳۷
نشاں ہے "طَالِعُ لِیّ" کا حضور ﷺ کا دامن

نہ زر ہے طیبہ کے گرد و غبار سے بہتر ۱۳۸
نہ شاعر آپ ﷺ کے مدحت شعار سے بہتر

راہِ مدینہ جو کبھی مسدود ہو گئی ۱۳۹
سمجھوں گا، میری زندگی بے سود ہو گئی

جاری ہونٹوں پر درودِ مصطفیٰ ﷺ وافر ہُوا ۱۴۰، ۱۴۱
جب درِ سرکارِ ہر عالم ﷺ پہ میں حاضر ہُوا

اگر ہو مذاقِ نظر خوبصورت ۱۴۲، ۱۴۳
ہے طیبہ کی ہر رہ گزر خوبصورت

دل میں جب یادِ مدینہ کے دیے روشن ہوئے ۱۴۴
میری آنکھوں میں لگن کے قمقمے روشن ہوئے

☆☆☆

ضروری اطلاع

زیرِ نظر شمارہ ''تسبیحِ نعت'' اپریل مئی کا مشترکہ شمارہ ہے۔ آیندہ شمارہ ''صباحِ نعت'' ۳۰ مئی کو سپردِ ڈاک کیا جائے گا۔

(زیرِ نظر شمارے کا ہدیہ 30 روپے ہے)

صلی اللہ علیہ وسلم

جب نبی ﷺ کا ہُوں بہ استمرار ممنونِ کرم
کیوں نہ ہو میرا لبِ اظہار ممنونِ کرم

فتحِ مکّہ پر تھا ''لَا تَثْرِیْبَ'' حرفِ درگزر
یوں ہوئے اُن کے سبھی کُفّار ممنونِ کرم

وہ ہوئے مبعوث رحمت سب عوالم کے لیے
ان کے ہیں تا حشر سب ادوار ممنونِ کرم

میرے آقا ﷺ کا سحابِ لطف برسا ہر طرف
سب ہوئے دیندار و عصیاں کار ممنونِ کرم

تم حیاتِ مصطفیٰ ﷺ دیکھو کہ کیا اُن کے نہ تھے
سارے اپنے اور سب اغیار ممنونِ کرم

آپ نے محمودؔ کو اپنی محبّت بخش دی
آپ کا ہُوں اے مرے سرکار ﷺ ممنونِ کرم

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ثنا حضور ﷺ کی ہے با ثبات دانائی
رہے گی ساتھ مرے تا حیات دانائی

مرے حضور ﷺ کا ہر قول، قولِ حکمت ہے
مرے حضور ﷺ کی ہے بات بات دانائی

یہ نکتہ خود ہمیں اُن کے خدا نے سمجھایا
اطاعت اُن کی ہے وجہِ نجات دانائی

یہی جو وِرد ہے اللہ کا، فرشتوں کا
حضور ﷺ پر ہے سلام و صلوٰۃ دانائی

سَبَق حیاتِ بُصیریؒ نے یہ دیا ہے کہ ہیں
مدیحِ پاکِ نبی ﷺ کے نکات دانائی

وہاں بھی دے گی یہ پہچان اپنے آقا ﷺ کی
لحد میں بھی نہیں کھائے گی مات دانائی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ہوتے ہیں رم مدینے کو اشہب خیال کے
لاتے ہیں عکسِ شہرِ پیمبر ﷺ سنبھال کے

جن کو لگن محبتِ سرکار ﷺ کی لگی
طامع نہیں ہیں لوگ وہ مال و منال کے

مجھ ایسے بندگانِ حبیبِ خدائے پاک ﷺ
ہیں مدح گو حضور ﷺ کے، اور اُن کی آل کے

جاتا ہوں طیبہ کو تو مروں گا اُسی جگہ
یہ بھی ہیں اور وہ بھی ہیں لمحے وصال کے

نعتوں پہ قدسیوں کی بالآخر پڑی نظر
فردِ عمل کو دیکھ رہے تھے کھنگال کے

محمودؔ بارگاہِ نبی ﷺ میں رسا ہوئے
"قطرے جو تھے مرے عَرَقِ انفعال کے"

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کبھی جلوہ خوابوں میں طیبہ کا دیکھا
کبھی جا کے خود شہرِ آقا ﷺ کا دیکھا

اَحَد اور احمد ﷺ ہیں مخلوق و خالق
کوئی دعوئ اِخفا، نہ اِفشا کا دیکھا

سرِ سدرہ روحُ الامیںؑ نے ٹھٹک کر
بڑا مرتبہ میرے آقا ﷺ کا دیکھا

ہمیں یاد معراج کی رات آئی
کہیں ربط جو لفظ و معنٰی کا دیکھا

کبھی وہ نہ شاہنشہوں میں مِلا ہے
جو رتبہ پیمبر ﷺ کے منگتا کا دیکھا

مجھے سرپرستی نبی ﷺ کی ہے حاصل
تصوّر میں یہ حال فردا کا دیکھا

شَفاعت کا چاروں طرف حاشیہ تھا
کبھی ہم نے نقشہ جو عُقبٰی کا دیکھا

بشارت کنندہ تھے وہ مصطفٰی ﷺ کے
یہ رتبہ بڑا ہم نے عیسٰیؑ کا دیکھا

نہ دیکھی ملاقاتِ اِسرا کسی نے
نہ کچھ دیکھنا چشمِ بینا کا دیکھا

نگاہوں میں آئے سنہری اُجالے
کَلَس میں نے جیسے ہی روضہ کا دیکھا

مدینہ کی عظمت مُسلّم ہوئی ہے
اِدھر رُخ جو میزابِ کعبہ کا دیکھا

فراموش محمودؔ کر بیٹھے خود کو
جو ہم نے حرم شاہِ والا ﷺ کا دیکھا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

شہرِ سرور ﷺ کا ہر اک گوشہ اِرم ثابت ہُوا
رُستگاری کو وہاں جانا اَہم ثابت ہوا

نعمتِ خالق کی صورت میں ہے دینِ مصطفیٰ ﷺ
حرفِ اَکْمَلْتُ لَکُمْ سے جو اُتم ثابت ہوا

اِس لیے اِس کے ذریعے کی پیمبر ﷺ کی ثنا
نٓ سُورہ میں قلم رب کی قسم ثابت ہوا

دربدر ہونا پڑا اُس کو جو اُس در سے پھرا
جو گدا تھا ان ﷺ کے در کا، محترم ثابت ہوا

جب رسائی ہو گئی اپنی درِ سرکار ﷺ پر
تو نشانِ عاجزی گردن کا خم ثابت ہوا

اسمِ پاکِ مصطفیٰ ﷺ محمودؔ ہر اک دور میں
ماحیٔ درد و غم و رنج و الم ثابت ہُوا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

وہ تھا سرکار ﷺ کا بندہ، وہ پابندِ وفا نکلا
لبوں سے جس کے بھی آوازۂ صَلِّ عَلیٰ نکلا

یہ نظّارہ سخاوت اور عطا کا مُنفرِد دیکھا
لدا پھندا درِ سرکار ﷺ سے ہر اک گدا نکلا

اشارہ شہرِ سرور ﷺ کی طرف کرتا ہے کعبہ بھی
جو سوچا میں نے تو میزابِ رحمت حق نما نکلا

بہ میزانِ قیامت آئی جب نوبت پرکھنے کی
ثنائے مصطفیٰ ﷺ میں جو کہا تھا، وہ رَوا نکلا

پیا کرتا تھا روزانہ مَیں جو پانی مدینے میں
جو دیکھا غور سے میں نے، تو وہ آبِ بقا نکلا

کہاں جنّت کوئی محمودؔ طیبہ کے علاوہ تھی
درِ سرکار ﷺ تک آیا تو تُو فردوس جا نکلا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

مِرے آقا ﷺ پہ جب ظاہر ہوئیں مجبوریاں میری
تو طیبہ کے لیے دے دی گئیں منظوریاں میری

سرِ میزاں بوقتِ معدلت یہ رنگ لائیں گی
مئے حُبّ درودِ پاک میں مخموریاں میری

مِرے دل میں حضوری کی تڑپ کو راہ دیتی ہیں
جو شہرِ سرور و سرکار ﷺ سے ہیں دوریاں میری

صباح و شام مَیں وِردِ درودِ پاک کرتا ہوں
مِرے کام آئیں گی محشر میں یہ مزدوریاں میری

جو بے آئینیاں تھیں، طیبہ جانے تک رہیں قائم
نواسی تک رہیں فعّال بے دستوریاں میری

ہوئی درد و الم سے مستقل بے گانگی اپنی
مٹیں صلِّ علیٰ کے وِرد سے رنجوریاں میری

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

التفاتِ مصطفیٰ ﷺ مَیں نے جو ہے پایا ہُوا
ذکرِ طیبہ اِس طرح سے میرا سرمایہ ہوا

کبریا نے اُس کو سورج سے ورا رہنے دیا
قامتِ سرکار ﷺ کا معدوم یوں سایہ ہوا

مدحتِ سرکار ﷺ کی دُھن میں ہے رقصِ انبساط
سائبانِ رحمتِ سرکار ﷺ ہے چھایا ہوا

کثرتِ جُرم و خطا و معصیت سے میرا دل
ہے نبی ﷺ کا سامنا کرنے سے گھبرایا ہوا

ہیں جہاں کے اولیاءؒ و اصفیاءؒ دریوزہ گر
ہاتھ میں نے بھی اُسی در پر ہے پھیلایا ہوا

جو درودِ پاک کا عامل تھا دنیا میں رشیدؔ
وہ سرِ محشر پھرے کیونکر نہ اترایا ہوا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

جو راہِ حفظِ ناموسِ نبی ﷺ اِس کو دکھا دے گا
اُسے محمودؔ بخشش کی، تہِ دل سے دُعا دے گا

پیمبر ﷺ کے سوا ہم کب کسی کا نام لیتے ہیں
ہمیں خلّاقِ عالم اِس عقیدت کی جزا دے گا

شنیعہ بیشتر اعمال ہیں اور صالحہ کم ہیں
مگر "الطّالحُ لِیْ" میرے دل کو حوصلہ دے گا

جونہی محشر میں رُخ ناعت کا ہو گا خُلد کی جانب
تو رضواں اِک طرف ہو جائے گا، اور راستا دے گا

عمل تو مجھ سے پوشیدہ نہیں اپنے، مگر مجھ کو
اشارہ میرے آقا ﷺ کا، جہنّم سے بچا دے گا

بُصیریؒ کی طرح میں بھی ردائے پاک پاؤں گا
مجھے مدحِ رسولِ پاک ﷺ کرنا ہی شفا دے گا

مرا ہر سال جانا شہرِ طیبہ میں عقیدت سے
مرے دل میں نبیؐ پاک ﷺ کی الفت بڑھا دے گا

اُسے دے گا خدا دنیا و عقبیٰ میں سرافرازی
نظر پڑتے ہی گنبد پر، جو سر اپنا جھکا دے گا

نتیجہ خیز ہوں گی کاوشیں تقلیدِ سرور ﷺ کی
تو تشویقِ مدیحِ مصطفیٰ ﷺ ذوقِ وفا دے گا

کیے جاؤ بہ اخلاصِ عمل الفت پیمبر ﷺ سے
وہ دن آئے گا جس دن کبریا اس کا صلہ دے گا

حسابِ حشر کے ہنگام میں، سرکار ﷺ کے صدقے
ہمارے حق میں ہو گا، کبریا جو فیصلہ دے گا

علاوہ سرورِ ہر دوسرا، محبوبِ خالق ﷺ کے
کوئی ہے اور بھی محمودؔ جو رب سے ملا دے گا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

جسے توقیرِ سرور ﷺ کا سبق خود کبریا دے گا
لبوں کو اُس کے، ہر دم نعمتِ صَلِّ عَلیٰ دے گا

کہا ہاتف نے احقر سے، یہ نعتوں کے حوالے سے
ترا حرفِ محبّت خفتہ قسمت کو جگا دے گا

یہاں فرمانروائی، حکمرانی ہے پیمبر ﷺ کی
درِ دل پر پہرے، دستک کوئی انسان کیا دے گا

وہ اپنے اعترافِ "جُرم" کو ہرگز نہ بدلے گا
جو ناموسِ نبی ﷺ پر جان کوئی سرپھرا دے گا

وہ ہو گا فردِ بے شبہ نبی ﷺ کے خانوادے کا
مصائب میں، شدائد میں تمھیں جو آسرا دے گا

کسی بھی چیز کی حاجت اگر محمودؔ کو ہو گی
نبی ﷺ اُس کو عطا فرمائیں گے، یا خود خدا دے گا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

مدحِ سرکار ﷺ کروں اور ہر اک غم سے بچوں
یوں میں آلودگیٔ گردشِ عالم سے بچوں

میں اگر حکمِ پیمبر ﷺ کی نہ تعمیل کروں
کیسے ناراضیٔ خلّاقِ دو عالم سے بچوں

ہے تمنّائے نبی ﷺ، رب کو میں راضی کر لوں
ایسے اعمال کروں، نارِ جہنّم سے بچوں

میرے سرکار ﷺ وہیں مجھ کو مسرّت بخشیں
شدّتِ غم میں اگر شیون و ماتم سے بچوں

آنکھ انگارہ بنے میری، نہ سیلابی ہو
حکمِ سرور ﷺ ہے کہ مَیں شعلہ و شبنم سے بچوں

مَیں مدد چاہوں جو سرور ﷺ کے خدا سے محمودؔ
کفر والوں کی ہر اک سازشِ باہم سے بچوں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ہجرِ طیبہ سے رہی دل میں جو ہلچل صُبح تک
اُس نے محمودؔ حزیں کو رکھّا بے کل صبح تک

مجھ کو دے توفیق میرا خالق و مالک اگر
رات بھر نعتیں کہے جاؤں مسلسل صبح تک

شام سے جو مَیں ہُوا ہوں اِس عبادت میں مگن
مَیں رہوں گا شاغلِ صَلِّ عَلٰی کل صبح تک

ابرِ الطافِ نبی ﷺ کو دعوتیں دیتے ہیں وہ
یادِ طیبہ میں برستے ہیں جو بادل صبح تک

جو رسولِ پاک ﷺ کے احسان گنواتا رہے
آنکھ اُس بندے کی لگ پائے نہ اک پل صبح تک

رتجگا محمودؔ لے جائے گا اُن ﷺ کے شہر میں
ہجر کا کوئی نظر آ جائے گا حل صُبح تک

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

آبِ زمزم کی جو رب کے شہر میں تھیں لذّتیں
اس کی خالق نے مدینے میں بڑھائیں لذّتیں

میرے ہر تارِ نَفَس میں، جان لو رچ بس گئیں
میں نے طیبہ میں حضوری کی جو پائیں لذتیں

جسم نے بھی رفعتوں کے آسماں کو چھو لیا
روحِ زُوّارِ مدینہ میں سمائیں لذتیں

شہرِ طیبہ کا بطیخُ الاحمر اور وافر تمُور
ان سے ہیں کام و دہن کی لطف آگیں لذتیں

کھاتے پیتے ہی رہے ہیں زندگی میں یوں تو ہم
پر مدینے میں تمام اشیا کی بھائیں لذتیں

ہم نے تو محمودؔ ایسا کوئی دیکھا ہی نہیں
جس نے حاصل کر کے طیبہ میں بُھلائیں لذّتیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا ضامن ہے معصومیّتِ سرکارِ والا ﷺ کا
کہ وہ خود ہے محافظ فطرتِ سرکارِ والا ﷺ کا

ہَدف بن جائے گا وہ شفقتِ سرکارِ والا ﷺ کا
ہُوا جو نام لیوا رحمتِ سرکارِ والا ﷺ کا

حقائق کے نکاتِ خفیہ اُس پر منکشف ہوں گے
رکھے نکتہ جو دل میں الفتِ سرکارِ والا ﷺ کا

جونہی یکتائیِ خلّاقِ عالم کا خیال آیا
تصوّر بندھ گیا ہے صورتِ سرکارِ والا ﷺ کا

"رَفَعْنَا" کا جو اعلانِ خدائے پاک و برتر ہے
پھریرا ہے یہی تو رفعتِ سرکارِ والا ﷺ کا

جو ذکر اَخلاقِ سرکارِ دو عالم کا ہے قرآں میں
وہ ہے واللہ! مظہر عظمتِ سرکارِ والا ﷺ کا

شفاعت اُس کو حاصل سرورِ کونین ﷺ کی ہو گی
رہے گا منتظر جو نُصرتِ سرکارِ والا ﷺ کا

رعایت اُس کو روزِ حشر کچھ حاصل نہیں ہو گی
ہُوا قائل جو اُس دن قدرتِ سرکارِ والا ﷺ کا

شبانہ روز انسانوں کی خدمت پر کمر کس لے
مقلّد ہو کوئی جو عادتِ سرکارِ والا ﷺ کا

مِرا ہر تارِ مُو احسان مند اُن کے کرم کا ہے
مِرا دم دم ہے مظہر شفقتِ سرکارِ والا ﷺ کا

ابوبکرؓ و علی المرتضیٰؓ کا ذکر بھی لاؤ
کرو جب تذکرہ تم ہجرتِ سرکارِ والا ﷺ کا

ہوئی منسوب جو شے بھی پیمبر ﷺ سے، مکرّم ہے
کہ ہے محمودؔ قائل نسبتِ سرکارِ والا ﷺ کا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

چہرے ہوئے جونہی سرِ حشر اِنفعالیے
کملی میں عاصی میرے نبی ﷺ نے چھپا لیے

میرا جواب وردِ درودِ نبی ﷺ رہا
فقرے لحد میں تین ہی تو تھے سوالیے

سرکار ﷺ ہوں "رہینِ ستم ہائے روزگار"
مجھ پر بھی سایہ اپنی عنایت کا ڈالیے

نورِ خدا کی دید اگر چاہتے ہوں آپ
جا کر نبی ﷺ کے شہر میں حسرت نکالیے

ٹھوکر پہ گویا مال و منالِ جہاں رکھا
چوکھٹ پہ اُن ﷺ کی، ہاتھ جو اپنے ٹکا لیے

سرکار ﷺ کے علاوہ کوئی جو بھی کچھ کہے
غربالِ نقد میں اُسے محمودؔ ڈالیے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

کہیں لگ جائے یہ میری دعائے پُر اثر سب کو
خدا رکھّے مدینے کی طرف گرمِ سفر سب کو

قدومِ سرورِ کون و مکاں ﷺ سے نور لیتے ہیں
چنانچہ دے رہے ہیں روشنی شمس و قمر سب کو

مُقدّر ہی نہ اپنا ساتھ دے تو کیا کرے کوئی
ہر اچھّائی عنایت کرتے ہیں خیر البشر ﷺ سب کو

ہیں برزخ جب میانِ ربّ و مربوب احمدِ مرسل ﷺ
کیے جاتے ہیں وہ قدّوس سے نزدیک تر سب کو

جو چاہو تو ہر اک زائر سے اِستفسار کر دیکھو
مدینے میں خدا کی شان آتی ہے نظر سب کو

حقائق عظمتِ سرور ﷺ کے، واہوں گے قیامت میں
یہاں دُنیا میں تو رکھّا گیا ہے بے خبر سب کو

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت کے ہیں سارے موضوعات جاگیرِ خیال
اس لیے مَیں کر نہیں سکتا ہوں تحقیرِ خیال

یہ مجھے ہر روز پہنچاتا ہے ان ﷺ کے شہر تک
اس لیے کرتا ہوں مَیں ہر وقت توقیرِ خیال

باندھ کر تخییل لے جائے مدینے میں مجھے
محبسِ اوہام سے بہتر ہے زنجیرِ خیال

ہیں خیال و خواب دونوں شہرِ طیبہ تک رسا
خواب کی تعبیر میں مضمر ہے تعبیرِ خیال

دیکھتا ہوں مَیں اسے پہنچا ہوا دربار تک
کھینچ رہی ہے لوحِ دل پر میرے تصویرِ خیال

نعت کے مضمون سُوجھے ہیں نئے محمودؔ کو
ہے ضیا ریزی پہ مائل آج تنویرِ خیال

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

خداوندِ تعالیٰ تجھ پہ رحمت کی نظر رکھے
درود اپنے لبوں پر تُو اگر شام و سحر رکھے

سوا آقا ﷺ کے، کوئی بھی نہیں ایسا زمانے میں
عطا کرنے میں جو ہر ظرف کو مدِنظر رکھے

جو نقشِ پائے سرور ﷺ کا کوئی عرفان پا جائے
تو ٹھوکر پہ وہ تخت و تاج رکھے، مال و زر رکھے

بُلاوے کا سندیسا لازماً تیرے لیے آئے
اگر مجبوریٔ طیبہ میں تُو آنکھوں کو تر رکھے

درودِ مصطفیٰ ﷺ ہو لاحقہ اور سابقہ اس کا
دُعا جو اِس طرح مانگے، وہ اُمّید اثر رکھے

شمار اس کا صفِ ابرار میں محمودؔ ہو جائے
اگر دل میں محبّت اپنے آقا ﷺ کی بشر رکھے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

دلوں پر حکمراں ہے خواجگیٔ سرورِ عالم ﷺ
عطائے رب سے ہے یہ برتریٔ سرورِ عالم ﷺ

نبوت اور رسالت حشر تک قائم ہے آقا ﷺ کی
بقا آثار ہے پیغمبریٔ سرورِ عالم ﷺ

نمونہ اتّباع و طاعت و تقلید کے قابل
مسلماں کے لیے ہے زندگیٔ سرورِ عالم ﷺ

امانت کا، دیانت کا زمانے بھر میں تھا شُہرہ
ہوئی مشہورِ عالم راستیٔ سرورِ عالم ﷺ

تریسٹھ (٦٣) سال کا اک ایک لمحہ اس پہ شاہد ہے
مسلّم ہی رہی شائستگیٔ سرورِ عالم ﷺ

درونِ مسجدِ اقصیٰ نمازِ باجماعت تھی
نبی ہر اک بنا تھا مُقتدیٔ سرورِ عالم ﷺ

جہاں دانائی و حکمت مُسلّم ہو گئی ان کی
وہیں مانی گئی دانشوریٔ سرورِ عالم ﷺ

صحابہؓ کے غُلوِ خاص کی کُنہ کوئی کیا پائے
جنھیں حاصل رہی ہے ہمرہیٔ سرورِ عالم ﷺ

جو ہے دریوزہ گر، یا تھا، یا ہو گا حشر کے دن تک
نہیں ناواقفِ دریا دلیٔ سرورِ عالم ﷺ

نظر آئے گی یہ جذبِ اُویسِ پاکؓ میں تم کو
کہیں آسان سمجھو عاشقیٔ سرورِ عالم ﷺ

زمانے بھر میں آگاہی کی ہر صورت کا باعث ہے
عطا فرمودۂ رب آگہیٔ سرورِ عالم ﷺ

نبی ﷺ کے اُمّتی محمودؔ ہو تم، پاؤ گے عزّت
کرو تو اتّباع رہبریٔ سرورِ عالم ﷺ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

جو بندہ الفتِ سرکار ﷺ سے سرشار ہوتا ہے
جہاں بھر میں وہ تنہا صاحبِ کردار ہوتا ہے

نہیں ہے زاویہ نعتوں میں مضمون آفرینی کا
اگرچہ ذہن تو گنجینۂ افکار ہوتا ہے

درِ آقا ﷺ پہ دریوزہ گری سے جس کو شرم آئے
زمانے بھر میں وہ بندہ ذلیل و خوار ہوتا ہے

میں جس دن کوئی نعتِ سرورِ کونین ﷺ کہتا ہوں
تو میرے واسطے وہ دن کوئی تہوار ہوتا ہے

لحد میں خود نبیؐ محترم ﷺ تشریف رکھتے ہیں
کسی سے تیرا جس وقت استفسار ہوتا ہے

مری خوش قسمتی محمودؔ لے جاتی ہے طیبہ کو
کرم مجھ پر پیمبر ﷺ کا بہ اِستمرار ہوتا ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

حبیبِ خالق و مالک ﷺ کے گُن گاتے قلم کاغذ
اٹھا دیں گے حجابِ ذات کے پردے قلم کاغذ

اِنھی رستوں پہ چل کر میں مدینے جا پہنچتا ہوں
فرازِ طیبۂ اقدس کے ہیں زینے قلم کاغذ

یہاں اُن کی شفاعت ہے، اِدھر مدح و ثنا ان کی
یہ میری معصیت کاری ہے، یہ میرے قلم کاغذ

بہت لکھا درودِ پاک پڑ، پر کچھ نہیں لکھا
نہ کار آمد رہے اِس باب میں میرے قلم کاغذ

حروفِ ابجدِ نعتِ پیمبر ﷺ سے شناسائی
نہ ہو پائی، اٹھائے ہم نے گو بستے، قلم کاغذ

اگر محمودؔ اِن سے نعت ہی کوئی نہ ہو پائی
تو پھر بیکار دل، ہائے زباں، وائے قلم کاغذ!

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

آقا ﷺ کے سوا نام کسی کا بھی مَیں لوں کیوں
خوشِ بخت ہوں مَیں، میرے قریب آئے جنوں کیوں

جب مالک و مختار کے محبوب ہیں آقا ﷺ
کونین کا مختار نہ سرور ﷺ کو کہوں کیوں

کیا تم کو بتاؤں، کہ پیمبر ﷺ کے علاوہ
کرتا ہی نہیں اور کہیں سر کو نگوں کیوں

شاہد جو بنا کر انھیں بھیجا ہے خدا نے
معلوم نہ ہو ان کو مرا حالِ زبوں کیوں

کیوں سایۂ دیوارِ پیمبر ﷺ سے رہوں دور
طیبہ کے سوا اور کہیں جا کے مَروں کیوں

جس میں نہ حوالہ ہو مرے سرورِ دیں ﷺ کا
بات ایسی میں محمودؔ کہوں کیوں، میں سنوں کیوں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

شہرِ سرکار ﷺ کو چل، مجھ سے مرے دل نے کہا
دل کو شاید یہ کہیں عشق کے حاصل نے کہا

اپنے ہاتھوں سے ہٹا دیجیے مجھ کو، آقا ﷺ
اُن سے معراج میں یہ پردۂ حائل نے کہا

کون جانے کہ پیمبر ﷺ کی ثنا کی دُھن میں
کیا سرِ گلشنِ اخلاص عنادِل نے کہا

رہروانِ رہِ سرکار ﷺ میں، ہر بندے کو
اک نہ اک جُملہ پذیرائی کا، منزل نے کہا

پڑھ درود آقا و مولا ﷺ پہ کہ آسانی ہو
بیچ منجدھار کے تھا مَیں، تو یہ ساحل نے کہا

مانگ محمودؔ پیمبر ﷺ سے کہ دے تجھ کو خدا
یہ مرے کان میں اک مومنِ کامل نے کہا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

رسولِ محترم ﷺ کی شانِ یکتائی تعالیٰ اللہ
نبی ﷺ کی سب جہانوں پر ہے آقائی تعالیٰ اللہ

نہیں عُشرِ عشیر اُس کے، کوئی دنیا کا خطّہ بھی
نبی ﷺ کے ذی شرف مسکن کی رعنائی تعالیٰ اللہ

خدائے پاک کے ارشادِ "فَضَّلْنَا" سے ظاہر ہے
فضیلت انبیاؑ پر آپ ﷺ نے پائی تعالیٰ اللہ

غلامِ سرورِ کونین ﷺ کی صد مرحبا شاہی
گدائے طیبۂ اقدس کی دارائی تعالیٰ اللہ

اثر ہے نام لیواؤں کے ہر تارِ رگِ جاں پر
رسول اللہ ﷺ کی یادوں کی گیرائی تعالیٰ اللہ

کیا تھا خیر مقدم کبریا نے "اُدْنُ مِنِّیْ" سے
دَنا کے قصر میں ان ﷺ کی پذیرائی تعالیٰ اللہ

جو رہتا ہے مگن اپنے رحیم آقا ﷺ کی مدحت میں
حصارِ رحمتِ رب میں ہے شیدائی، تعالیٰ اللہ

سرِ میزاں جو مجھ سے پوچھ گچھ کا مرحلہ آیا
لبوں پر مدحِ آقائے جہاں آئی تعالیٰ اللہ

گھٹی ہے دل کی ظلمت بھی، مقدّر کی سیاہی بھی
بڑھی ہے دیکھ کر گنبد کو، بینائی تعالیٰ اللہ

ہماری چشمِ گریاں نے مدد کی جذبۂ دل کی
مدینے میں ہوئی عنقا جو گویائی، تعالیٰ اللہ

ہیں سب اہلِ مدینہ مجھ سے عاصی پر کرم گُستر
نبی ﷺ کے شہر میں میری شناسائی تعالیٰ اللہ

ثنائے مصطفیٰ ﷺ پر اکتفا محمودؔ کرتا ہوں
مرے فکر و تخیّل کی یہ دانائی تعالیٰ اللہ !

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

جو ذرّے تھے نبی ﷺ کی رہ گزر کے
وہ آئینے بنے ظرفِ نظر کے

ستاروں سے ہم آغوشی ہوئی ہے
ارادت آشنا ہیں سنگِ در کے

معانی اِن کے، واضح ہیں نبی ﷺ پر
حروفِ اُنس ہیں جو چشمِ تر کے

درودِ پاک سے منسوب سمجھو
مِرے لمحات سب شام و سحر کے

اُڑا جاتا ہوں طیبہ کی طرف کو
مِری پرواز ہے بے بال و پر کے

ہے جن پر ختم فیاضی کی عادت
وہ ہیں افراد سب سرور ﷺ کے گھر کے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

اسرا کی رات نورِ پیمبر ﷺ کے شعشعے
گویا تھے ایک آئنہ پیکر کے شعشعے

دیکھے ملائکہ نے تحیّر کی آنکھ سے
بالائے عرش نعلِ مطہّر کے شعشعے

مرہُونِ منّتِ کفِ پائے حضور ﷺ ہیں
ماہ و نجوم کے، شہِ خاور کے شعشعے

دیکھی ہیں تم نے کعبے کی جو ضو فروزیاں
طیبہ میں دیکھ لوگے برابر کے شعشعے

محشر کا دن ہے، رنگ دکھاتا ہے حرفِ نعت
حیرت کناں ہیں رُوئے ثنا گر کے شعشعے

اُٹھتی نہیں نگاہ بہ سمتِ مواجہہ
محمودؔ کون دیکھے نظر بھر کے شعشعے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

رب اور مصطفیٰ ﷺ شب اسرا ہیں معتبر
گویا نکاتِ صورت و معنیٰ ہیں معتبر

رُویت کا اور کسی کو نہ اعزاز مل سکا
وہ رُوبرُوئے کبریا تنہا ہیں معتبر

کیا تُو ہُوا ہے روضۂ سرور ﷺ پہ باریاب
کیا تیری چشم ہائے تماشا ہیں معتبر

جن کو حبیبِ خالق و مالک ﷺ سے پیار ہے
وہ بندگانِ ربِّ تعالیٰ ہیں معتبر

ان کے علاوہ جو کہ منافق رہے سدا
میرے نبی ﷺ کے سارے صحابہؓ ہیں معتبر

ٹھہری ہے رب کی آپ ﷺ ہی پر چشمِ اعتبار
چشمِ خدا میں آقا و مولا ﷺ ہیں معتبر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

پیش ہے مری الفت خدمتِ پیمبر ﷺ میں
ایک نعت کی صورت خدمتِ پیمبر ﷺ میں

ابر لطفِ سرور ﷺ کا میرے گھر کو آئے گا
جب رسا ہوئی رقّت خدمتِ پیمبر ﷺ میں

پیشِ روضہ ہو کیسے لب کُشائی کی ہمّت
بار پائے گی لُکنت خدمتِ پیمبر ﷺ میں

"اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ" انبیاءؑ سے سن سن کر
آئے گی ہر اک اُمّت خدمتِ پیمبر ﷺ میں

وہ صحابہؓ ہیں، ان سے ہو گیا خدا راضی
جن کی گزری ہر ساعت خدمتِ پیمبر ﷺ میں

خاکِ طیبۂ اقدس دفن کو جگہ دے گی
دیکھ کر مری حسرت خدمتِ پیمبر ﷺ میں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کرے کہ ہو میری زباں پہ شام و سحر
درود سرورِ کون و مکاں ﷺ پہ شام و سحر

مرے حضور ﷺ کا مسکن ہے، یہ مدینہ ہے
ہیں محوِ طوف فرشتے یہاں پہ شام و سحر

نہ کیسے اہلِ ولا کا ہو اجتماع یہاں
جو چاہتوں کا ہے سودا دکاں پہ شام و سحر

جہاں پہ ذکرِ خدا و رسول ﷺ ہوتا ہے
کرم کا سایہ ہے ایسے مکاں پہ شام و سحر

وہاں کی بذل و سخا و عطا کا کیا کہنا
گدا ہیں مجتمع جس آستاں پہ شام و سحر

جگہ وہ سایۂ اکرامِ کبریا میں رہے
رہے درود کی محفل جہاں پہ شام و سحر

جہاں کے لوگ ہُوئے مُتّبع پیمبر ﷺ کے
رہی ہے بارشِ رحمت وہاں پہ شام و سحر

یہ داعیہ بھی ہے میرا، مگر ہے فضلِ خدا
نبی ﷺ کی نعت رہے گی زباں پہ شام و سحر

گناہگاریوں پر ہیں شفاعتیں غالب
رہا یقیں کا تسلّط گماں پہ شام و سحر

سفر میں بھی وہ حضوری کی کیفیت میں رہے
ہو سایہ لطف کا جس کارواں پہ شام و سحر

ہے جس کے سایے میں وِردِ درودِ مصطفوی ﷺ
وہ سائباں ہے مرے خانداں پہ شام و سحر

نبی ﷺ کے لطف کا، محمودؔ کے مقدّر کا
چمکتا پایا ہے نجم آسماں پہ شام و سحر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدموں میں اب بُلایئے سرکارِ ہر زماں ﷺ
برداشت اب تو ہوتی نہیں ہیں یہ دُوریاں

آقا ﷺ کا جب ظہور ہوا، ختم ہو گئیں
جو چل رہی تھیں کفر و ضلالت کی آندھیاں

گھیرے ہوئے ہیں ویسے تو آلام و ابتلا
ہوتے ہی شعر نعت کا، ہوتا ہوں شادماں

جو حُرمتِ نبیؐ مکرم ﷺ میں جاں نہ دے
ملتی ہے اس کو زندگی، جاوداں کہاں

رب کا کلام مدحِ رسولِ امیں ﷺ میں ہے
سرکار ﷺ ہیں کلامِ الٰہی کے ترجماں

محمودؔ رب کو یہ، تو اِنھیں جانتا ہے رب
وہ اِن کا قدر داں ہے، تو یہ اُس کے قدر داں

☆☆☆

کام آئے گی درود کی تکثیر بے گماں
ہو گا کیے دھرے کا ہمارے جو امتحاں

برزخ ہیں میرے سرور و سرکارِ کائنات ﷺ
بندے کے اور خالقِ اکبر کے درمیاں

پاتی ہیں بار بارگہِ کبریا میں بھی
مدحِ رسولِ ہر جہاں ﷺ میں نغمہ سنجیاں

اس کی نہ ہو گی روشنی کم روزِ حشر تک
اک رات ان کے زیرِ قدم تھی یہ کہکشاں

تیری ہے جس طرح کی علالت، وہاں پہنچ
دار الشفا ہے سرورِ عالم ﷺ کا آستاں

رب کا کرم جو ہو تو نبی ﷺ کے حضور میں
محمودؔ پائے شرفِ قبول اپنا ارمغاں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

میں روز بناتا ہوں جو احسان کے خاکے
ہوتے ہیں وہ صرف آقا و مولا ﷺ کی عطا کے
نبیوں کے نبیؐ آخری پیغمبرِ خالق ﷺ
ہیں راہنما آپ ہر اک راہنما کے
سرتابی نہ ہو حکمِ پیمبر ﷺ پہ عمل سے
ہم ماننے والے ہوں جو آئینِ وفا کے
پہنچا تو ہوں قسمت سے مَیں سرکار ﷺ کے در پر
ہوں لرزہ بر اندام کھڑا سر کو جھکا کے
سمجھوں گا کہ پہنچے مرے جذبات وہاں پر
جھونکے ہی جو چند آئیں مدینے کی ہوا کے
محمودؔ ہیں آنکھوں میں مدینے کے مناظر
لایا ہوں یہی شہرِ پیمبر ﷺ سے کما کے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

راہی ہیں سبھی اہلِ وِلا راہِ ہُدیٰ کے
آئے ہیں مقدّر میں مدینہ جو لکھا کے
وہ جن کے وسیلے سے عطا کرتا ہے خالق
کرتا ہوں دعا اُن کی طرف ہاتھ بڑھا کے
آنکھوں میں تو تھے، سر پہ بھی اور جیب میں بھی ہیں
جو عکس ہیں سرکار ﷺ کے نقشِ کفِ پا کے
اوراد و وظائف کی تھی کیا اور ضرورت
لب پر جو رہے نغمے پیمبر ﷺ کی ثنا کے
وہ بانوے [۹۲] ہوتے ہیں، ترپن [۵۳] یا ترسیٹھ [۶۳]
رب نے تو کرم مجھ پہ کیے مجھ کو گِنا کے
محمودؔ مَیں رضوان کے ہمراہ چلا جاؤں
لے جائے وہ جنت کو، جو دَرِ اُن ﷺ کا دکھا کے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

جتنی بھی دنیا میں ہیں رعنائیاں زیبائیاں
وہ درِ سرکارِ ہر عالم ﷺ سے باہر آئیاں

صدق ہے سرکارِ والا ﷺ کا تخصص بے گماں
ہر جگہ ضرب المثل ہیں آپ ﷺ کی سچائیاں

پھوٹتی ہیں چشمۂ انوارِ رحمت کی طرح
ان ﷺ کی عاداتِ کریمہ سے تمام اچھائیاں

مجتمع دیکھی ہے دنیا میں نے شہرِ نور میں
باوجود اِس کے، رہیں قائم مری تنہائیاں

انتہا پرواز کی ہو گی در سرکار ﷺ تک
نعت میں کیسی تخیّل کی فلک پیمائیاں

ہر جہاں لاریب رحمت کے ہُوا زیرِ نگیں
ہر جہاں میں ہیں پیمبر ﷺ کی کرم فرمائیاں

روبرو کر لی گئیں معراج کے ہنگام میں
رب کی اور اُس کے حبیبِ پاک ﷺ کی یکتائیاں

فیض ہے یہ اتباعِ سرورِ کونین ﷺ کا
آئیں خُدّامِ نبی ﷺ کے پاؤں میں آقائیاں

دیکھتی دُنیا مجاذیب درِ سرکار ﷺ کی
چشمِ دنیا میں تحیّر کا سبب = دانائیاں

بولتی ہے آنکھ اِس جا، گفتگو کرتا ہے دل
گُنگ ملتی ہیں درِ سرکار ﷺ پر گویائیاں

ہم اگر چلتے رسولِ محترم ﷺ کی راہ پر
اہلِ باطل کی زمانہ دیکھتا پسپائیاں

میں گدائے مصطفیٰ ﷺ محمودؔ ہوں، تو مجھ سے کیوں
ہوں درِ اہلِ دُوَل پر ناصیہ فرسائیاں

☆☆☆

رحمت و رافت کی اور الطاف کی داعی نظر
صرف ہے میرے حبیبِ کبریا ﷺ ہی کی نظر

دیدنی تھا رویتِ باری میں جس کا انہماک
وہ فقط تھی سائرِ معراج ﷺ کی نوری نظر

کیا بیاں ہوں وہ سرور و کیف کی کیفیتیں
جب مری اٹھی تھی روضے کی طرف پہلی نظر

ہر نظر تھی گویا اک زنجیر سی پہنے ہوئے
گنبدِ خضرا سے ہٹتی ہی نہ تھی کوئی نظر

اپنی آنکھوں کو بھکاری رکھ درِ سرکار ﷺ کا
اس جگہ سے جاتی دیکھی ہے کوئی خالی نظر؟

امتِ آقا ﷺ تو کیا، محمودؔ ہر انسان کے
کام آئے گی سرِ محشر شفاعت کی نظر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

گھیرے میں بیماریوں کے ہوں، نبی جی ﷺ اک نظر
جانتا ہوں، آپ کی کافی ہے شافی اک نظر

اُس طرف اچھائیوں سے انقلاب آتا گیا
جس طرف اٹھتی رہی ہے مصطفیٰ ﷺ کی اک نظر

"طالح لی" کہہ کے دیکھا آپ ﷺ نے میری طرف
ایک فقرہ میرا سرمایہ ہے، پونجی اک نظر

الفتِ سرکارِ والا ﷺ کا اگر ہے داعیہ
اپنی جانب بھی کرو تم احتسابی اک نظر

اُس طرف کے سارے عصیاں کار بخشے جائیں گے
جس طرف سرکارِ ہر عالم ﷺ کی اُٹھی اک نظر

خواہشیں محمودؔ کی آقا ﷺ سے پوشیدہ نہیں
جس نے عزرائیل کی طیبہ میں چاہی اک نظر

☆☆☆

جس پہ ہو جائے جنابِ ہاشمی ﷺ کی اک نظر
اس پہ شیطاں کی پڑے گی بے بسی کی ایک نظر
قبر میں، پُل پر، سرِ میزاں، ہر اک مشکل کے وقت
مجھ کو کافی ہے تو بس سرکار ﷺ ہی کی اک نظر
اس پہ متوجّہ ہوئی چشمِ کرم میری طرف
ان کی چوکھٹ پر پڑی جو عاجزی کی اک نظر
چھٹ گئے آلام کے بادل بفیضِ مصطفیٰ ﷺ
میری جانب جب ہوئی خوش قسمتی کی اک نظر
جا پہنچتا ہوں میں جب سرکار ﷺ کے در کے قریں
جو نہیں اُٹھتی، وہ ہے شرمندگی کی اک نظر
چاند دو ٹکڑے ہُوا محمودؔ، سورج مُڑ گیا
سُوئے مہر و ماہ جب اُٹھی نبی ﷺ کی اک نظر

☆☆☆

طاعتِ سرور ﷺ میں چلنے میں کہاں ناکامیاں
ہو نہیں سکتیں کبھی تم کو میاں، ناکامیاں
سُرخروئی مشن تک ہے الفتِ سرکار ﷺ میں
داستانِ ماسوا کی سُرخیاں ناکامیاں
کامیابی ہے پہنچ جانا درِ سرکار ﷺ تک
شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ سے دُوریاں، ناکامیاں
جو بھٹک جائے گا راہِ سرورِ کونین ﷺ سے
اس کو چاروں سمت سے گھیریں گی ہاں، ناکامیاں
دامنِ سرکار ﷺ کو پکڑا ہے تو چھوڑا نہیں
کامیابی ہے یقیں میں اور گُماں ناکامیاں
نام لیوا جب رسولِ پاک ﷺ کا محمودؔ ہوں
آئیں میرے پاس کیوں لاچاریاں، ناکامیاں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دنا کے قصر میں تھیں قربتوں کی قندیلیں
جلیں چہار طرف حیرتوں کی قندیلیں

رواں ہے فیض رؤف و رحیم آقا ﷺ کا
قدم قدم پہ ہیں جو رحمتوں کی قندیلیں

کلامِ حق میں جو پائے دیے لگاؤ کے
فروزاں دل میں ہوئیں الفتوں کی قندیلیں

یہ کی ہیں ایک سراجِ مُنیر نے روشن
نظر جو آ رہی ہیں حکمتوں کی قندیلیں

پکارا میں نے "مِنَ اللہِ نُوْر" کو دل سے
تو ہر طرف سے جلیں راحتوں کی قندیلیں

بوقتِ وصلِ حبیب و محب ہوئیں روشن
محبتوں کے سبب خلوتوں کی قندیلیں

عمل حضور ﷺ کے اَحکام کے مطابق ہوں
جلائیں لوگ اگر نیتوں کی قندیلیں

حرم جو دیکھا مدینہ کا تاباں و رخشاں
ضیا فروز ہوئیں قسمتوں کی قندیلیں

دل و دماغ میں روشن گلکیسیاں ہیں کہ ہیں
نبیؐ پاک ﷺ کی سب نسبتوں کی قندیلیں

ہے ظرفِ شعر میں رخشندگی عقیدت کی
کہ میرے ہاتھ میں ہیں مدحتوں کی قندیلیں

عطا ہوئی ہیں بفیضِ رسول ﷺ، خالق سے
قلم کے رُخ پہ مجھے نُدرتوں کی قندیلیں

مقام دیکھ کر محمودؔ حشر میں ان کا
بُجھیں گی اور سبھی شوکتوں کی قندیلیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

محبّتوں کا وہاں پر رچاؤ پاؤ گے
کسی طرح کا نہ طیبہ دباؤ پاؤ گے
جلے گا خرمنِ کفر و نفاق بھی اس سے
جو دل میں عشقِ نبی ﷺ کا الاؤ پاؤ گے
وہ ذکرِ سرورِ عالم ﷺ سے مُندمل ہو گا
کبھی جو دوریٔ طیبہ کا گھاؤ پاؤ گے
سوائے خُلدِ بریں کے، نہ مل سکے گا کہیں
درِ حضور ﷺ سے جو جُبَّہ ساؤ! پاؤ گے
چلو گے طیبہ میں جو حاضری کی نیّت سے
خدا کے شہر کو بھی اک پڑاؤ پاؤ گے
درِ حضور ﷺ ہے محمودؔ جا سکینت کی
وہاں پہ درد و الم سے بچاؤ پاؤ گے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ہستی جو سب سے مُنحرف ہو گی
وہ بھی آقا ﷺ کی مُعترف ہو گی
ربّ و محبوب ﷺ کی حقیقت بھی
حشر کے روز منکشف ہو گی
یادِ شہرِ رسولِ اکرم ﷺ ہے
جو مرے دل میں مُعتکف ہو گی
نعت جو دل سے کہہ رہا ہو گا
اس کی ہر بات مختلف ہو گی
ہے صفت نعت گوئی کی، جس سے
زندگی میری مُتّصِف ہو گی
جب مقام ان کو مل گیا محمودؔ
میم کی شان بھی اَلف ہو گی

☆☆☆

مدحتِ شاہنشہِ عرب و عجم ﷺ کا مرحلہ
ہے مرے نزدیک اپنی عرضِ غم کا مرحلہ

کھا کے سوگند ان کی جاں کی، ان کے شہرِ پاک کی
طے کیا خلّاقِ عالم نے قسم کا مرحلہ

ابروئے سرکارِ والا ﷺ کا اشارہ کیا ہوا
سر ہوا ہے بخششِ خیر الامم کا مرحلہ

اس میں آسانی کو ہے کافی درودِ مصطفیٰ ﷺ
آ کھڑا ہو سامنے جس دم عدم کا مرحلہ

رات جب میں نے بسر کی یاد میں سرکار ﷺ کی
یہ تھا استیصالِ درد و رنج و غم کا مرحلہ

ذکر کرتا رہ تو فردوسِ مدینہ کا رشید
تاکہ پھر مشکل نہ ہو پائے ارم کا مرحلہ

☆☆☆

پائے سرکار ﷺ کا مل جائے جو دھوون اک دن
صاف ہو جائے مرے قلب کا درپن اک دن

باغِ اُمّید میں طیبہ سے ہوا آئے گی
چہچہائیں گے عنادِل سرِ گلشن اک دن

اپنے کردار پہ ہو جاؤں مَیں نادِم آخر
بھیگتا دیکھیں پیمبر ﷺ سرِ دامن اک دن

ماہِ الطافِ نبی ﷺ اُترے گا میرے گھر میں
ضو فگن ہو کے رہے گا مرا آنگن اک دن

کتنا اچھا ہو جو ہُوں نامِ نبی ﷺ پر قرباں
ختم تو ہو گا ہر اک شخص کا جیون اک دن

مجھ کو محمودؔ نبی ﷺ سے ہے کرم کی اُمّید
بن ہی جائے گا مدینہ مرا مدفن اک دن

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شب معراج میں تھے میرے حضرت ﷺ
سرِ افلاک مصروفِ سیاحت

یہ ہے محمودؔ اُس شب کی حقیقت
کہ صورت میں تھی معنیٰ کی شباہت

کچھ اِخفا کی تھی، کچھ اِفشا کی حالت
وہ تھا گنجینۂ اَسرارِ فطرت

نبی ﷺ تھے سامنے، آگے خدا تھا
خدا جانے، یہ کثرت تھی کہ وحدت

نہ جھپکی اور نہ جھکی آنکھ ان کی
فضیلت کی بنی یہ اک علامت

نہیں معلوم کیا تھا، کس لیے تھا
مذاقِ گفتگو، ذوقِ سماعت

سرِ سینا وہاں تھا فَاخْلَعْ نَعْلَیْک
وہ تھی اللہ کی شانِ جلالت

یہاں عرشِ علیٰ تک جا پہنچنا
یہ تھی نعلِ رسالت کی لطافت

نبی ﷺ کے پاؤں کی آہٹ جو پائی
تو دی آواز از رُوئے محبت

خدا ہی جانتا ہے یہ کہ کیا تھی
ورائے سِدرہ آقا ﷺ کی عزیمت

مقامِ مصطفیٰ ﷺ کو جان جائے
اگر جانے کوئی قوسوں کی قربت

فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْن آیا جس میں
وہ ہے اِجمالِ اِسرا کی اک آیت

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

وردِ احقر "یَا رَسُوْلَ اللہِ اُنْظُرْ حَالَنَا"
بندہ پرور! "یَا رَسُوْلَ اللہِ اُنْظُرْ حَالَنَا"

کیوں نہ سرکارِ دو عالم ﷺ خود مدد فرمائیں گے
ہے جو لب پر "یا رسولَ اللہِ اُنظُر حالنا"

کہ رہا ہے بیکسیٔ اُمتِ سرکار ﷺ پر
قلبِ مضطر "یا رسولَ اللہِ اُنظُر حالنا"

شکلِ استمداد میں ہے ہُوک کی صورت صدا
دل کے اندر "یا رسولَ اللہِ اُنظُر حالنا"

دیکھ لو میرے بھی ہے اور میرے گھر والوں کے بھی
لب پہ یکسر "یا رسولَ اللہِ اُنظُر حالنا"

لازماً امداد کو محمودؔ آئیں گے نبی ﷺ
جب ہے ازبر "یَا رَسُوْلَ اللہِ اُنْظُرْ حَالَنَا"

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

مجھ کو مدّاحیٔ سرکار ﷺ سے دلچسپی ہے
اپنے جذبات کے اظہار سے دلچسپی ہے

اس کو پیغمبرِ اسلام ﷺ سے الفت ہو گی
جس کو اسلام کی اَقدار سے دلچسپی ہے

جو طلبگار ہے فردوسِ بریں کا، اُس کو
روضۂ پاک کے دیدار سے دلچسپی ہے

جبکہ تعلیمِ پیمبر ﷺ ہے مرے پیشِ نظر
مجھ کو انسان کے کردار سے دلچسپی ہے

اس لیے جاتا ہوں میں شہرِ نبی ﷺ میں ہر سال
ان کے احوال سے، آثار سے دلچسپی ہے

بات کرتے ہو تو محمودؔ مدینے کی کرو
مجھ کو اس شہر کی اخبار سے دلچسپی ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

طیبہ جانے کا پھر ارادہ ہے
درسِ اِخلاص کا اعادہ ہے

اِس کو اِحرامِ نعت کہتا ہوں
زیبِ تن اُنس کا لبادہ ہے

اُنؐ کے فرماں کو حکمِ رب کہنا
یہ تو قرآں سے اِستفادہ ہے

اس کا سر ہے فلک سے بھی اونچا
انؐ کے در پر جو ایستادہ ہے

دیکھو سیرت کا ایک اک پہلو
زندگی مصطفیٰ ﷺ کی سادہ ہے

جو ہیں محمودؔ ذاکرِ سرور ﷺ
قلب ان کا رکھیں کشادہ ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

اگر نبیؐ مکرّم ﷺ پسند فرمائیں
تو اپنے در کا مجھے مستمند فرمائیں

میں پورے زور سے طاغوتی طاقتوں سے لڑوں
جو حوصلہ مِرا آقا ﷺ بلند فرمائیں

ہے کامیابی کا رستا فقط وہی رستا
مِرے لیے وہ ﷺ جسے سُودمند فرمائیں

میں جاؤں سال میں دو بار طیبۂ اقدس
مِری لگن کو جو آقا ﷺ دو چند فرمائیں

وہ مستجاب درِ کبریا بھی ہو جائے
حضور ﷺ مصرعِ تر جو پسند فرمائیں

نبی ﷺ کی مدح نہ چھوڑوں گا حشر کے دن تک
بہت سے لوگ مجھے چاہے پند فرمائیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

پُر معاصی آنکھ سے دیدار ممکن ہی نہیں
روبرو جذبوں کا ہو اظہار، ممکن ہی نہیں

خالقِ جُملہ عوالم کے علاوہ کوئی بھی
نعت کا قائم کرے معیار، ممکن ہی نہیں

ہو اگر تعلیمِ سرکارِ جہاں ﷺ پیشِ نظر
بے زر و بیکس سے اِستحقار ممکن ہی نہیں

عاجزی اور سادگی جب درسِ آقا ﷺ کا رہا
بندۂ سرور (ﷺ) سے اِستکبار ممکن ہی نہیں

پیار جس کو ہے نبی ﷺ کے شہر سے، اُس کے لیے
ذلت و نکبت ہو یا اِدبار، ممکن ہی نہیں

بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حاضری کا ہو خیال
تو گنہگاری میں اِستمرار ممکن ہی نہیں

جو مگن پایا گیا ہو نعت میں، اُس شخص کے
دوزخی ہونے کے تو آثار ممکن ہی نہیں

اہمیت جس نے سمجھ لی طاعتِ سرکار ﷺ کی
پہنچیں اُس تک شعلہ ہائے نار، ممکن ہی نہیں

مومنِ کامل کا، رب کے فضل کے ممنون کا
ماسوائے مصطفیٰ ﷺ سے پیار ممکن ہی نہیں

جانے کیسے لوگ۔ کرتے ہیں وہاں فکرِ سُخن
وا ہو اُس در پہ لبِ گفتار، ممکن ہی نہیں

احترامِ بارگاہِ ناز کے زیرِ اثر
حاجب دربار سے تکرار ممکن ہی نہیں

راہِ طیبہ میں شداید پا کے بھی، محمودؔ کے
رُخ پہ ہوں تنغیض کے آثار، ممکن ہی نہیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ہر لُطفِ شاہِ ہر دوسرا ﷺ یاد آ گیا
دیکھا جو اُن کا روضہ، خدا یاد آ گیا

شہرِ نبی ﷺ میں جا کے ہمیں زندگی ملی
پانی پیا تو آبِ بقا یاد آ گیا

شہرِ رسولِ پاک ﷺ کا اعجاز، مرحبا!
ہر ہر قدم پہ فضلِ خدا یاد آ گیا

پہنچا جونہی فضائے دیارِ حضور ﷺ میں
اپنا ہر اک گناہ بجا یاد آ گیا

خوش بختیاں یہی تو ہیں، روزِ نشور بھی
میرے نبی ﷺ کو مدح سرا یاد آ گیا

محمودؔ خوش نصیب وہی لوگ تھے جنھیں
نورِ نبی ﷺ سے نورِ خدا یاد آ گیا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

مدحِ نبی ﷺ ہے کرنا وفا اپنے آپ سے
بھُولا جو مصطفیٰ ﷺ کو، گیا اپنے آپ سے

آتے ہوئے مدینے سے، کرتی ہے گفتگو
اٹکھیلیوں میں موجِ صبا اپنے آپ سے

ناعِت ہوں لیکن دیکھتا ہوں اپنے آپ کو
آئے نہ مجھ کو کیسے حیا اپنے آپ سے

اَحکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ بھی کرتے ہو کچھ عمل؟
میں نے کبھی کبھی تو کہا اپنے آپ سے

تعریف جو کرے مِرے سرکار ﷺ کی، اسے
شاعر سمجھتا ہُوں میں بڑا اپنے آپ سے

محمودؔ گھر سے تو چلا تھا شوق سے، مگر
طیبہ میں جا کے چُھپتا پھرا اپنے آپ سے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

شہرِ سرور ﷺ میں جو تھوڑی سی بسر کی ہم نے
کچھ خبر رکھی نہ اِس عرصے میں گھر کی ہم نے

دیدِ سرکار ﷺ کی خواہش ہی مچلتی دیکھی
لی خبر آج اگر ظرفِ نظر کی ہم نے

خود کو ایمان کی رفعت پہ پہنچتا پایا
منزلِ الفتِ سرکار ﷺ جو سر کی ہم نے

ہشت در خُلد کے، اپنے لیے وا پائے ہیں
نعت کی فکر جو کل آٹھ پہر کی ہم نے

یادِ سرکار ﷺ میں دل بھیگتا پایا اپنا
بات سمجھی جو کبھی دیدۂ تر کی ہم نے

اپنا محمودؔ جو کل رات مقدّر جاگا
نعت کہنے کے عمل ہی میں سحر کی ہم نے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے یہی پیار کا، الفت کا، عطا کا مفہوم
رب نے کھولا ہے فَتَرْضٰی سے رِضا کا مفہوم

جان پاؤ گے اگر نور کے دلدادہ ہو
ذرّۂ شہرِ پیمبر ﷺ سے ضیا کا مفہوم

انؐ کی چوکھٹ نے بتایا ہے سخا کا مطلب
ان کی عادت سے کھُلا صدق و صفا کا مفہوم

ان کے در پر ہے کہاں حاجتِ عرضِ مطلب
بن کہے جانتے ہیں آپ ﷺ گدا کا مفہوم

دفن کی مَیں بھی مدینے میں جگہ پا جاؤں
ہے یہی میری صدا، میری دُعا کا مفہوم

مانگے محمودؔ فقط شہرِ نبی ﷺ کا پانی
وہ سمجھ پائے اگر آبِ بقا کا مفہوم

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ان سا دنیا میں ذی کمال نہیں
میرے سرکار ﷺ کی مثال نہیں

کوئی سرکار ﷺ سا نہیں خوش خُلق
کوئی ان جیسا خوش جمال نہیں

سب حواری نبیوں کے دیکھے
لیکن ان میں کوئی بلالؓ نہیں

پا کے دولت کدہ پیمبر ﷺ کا
کون سی آنکھ میں سوال نہیں

کیا صحابہؓ کی اہمیت جانیں
جن کی ممدوح ان ﷺ کی آلؓ نہیں

حُسنِ خُلقِ نبی ﷺ کے کیا کہنے
سُن کے دُشنام بھی ملال نہیں

ان کی عظمت کا کیا بیاں کیجے
کیا وہ محبوبِ ذوالجلال نہیں

نام لیوا جو اُن کا ہے، اُس کو
نارِ دوزخ کا احتمال نہیں

طیبہ جاتے ہو کس لیے، جب تک
آنکھ میں عجزِ انفعال نہیں

میں ہوں عصیاں شعار، وہ شافع
یوں شفاعت مری محال نہیں!

دل نہ جب تک مدینے جا پہنچے
آئنہ ہے کہ دیکھ بھال نہیں

نعت ہے وہ کمالِ فن محمودؔ
جس کو ہرگز کوئی زوال نہیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

بخششِ اُمت کا وعدہ لائے وہ اللہ سے
جب نبی ﷺ واپس ہوئے خالق کی خلوت گاہ سے

رستگاری ہو گئی حاصل بہ فیضِ مصطفیٰ ﷺ
کُلفت و اندوہ و زحمت سے، بُکا و آہ سے

فیض یابِ رحمتِ ربُّ العُلیٰ ہر شے ہوئی
شاہِ عالم، شاہِ ہر عالم، شہِ ذی جاہ ﷺ سے

بندہ و خالق کا ہے، رب کا ہے اور محبوب کا
جو تعلّق مصطفیٰ ﷺ کو ہے مِرے اللہ سے

دین اصحابِ پیمبر ﷺ ہی سکھاتے ہیں ہمیں
واقفیت ملتی ہے تو واقفانِ راہ سے

ایک دنیا دیکھ کر حیرت زدہ رہ جائے گی
جو عطا ہو گا تمھیں سرکار ﷺ کی درگاہ سے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

جو اپنے دل میں چاہے، وہی چیز پا سکے
ہاتھوں کو اپنے، ان ﷺ کی طرف جو بڑھا سکے

ایسا نہیں حبیبِ خدا ﷺ کے سوا کوئی
بندے کو جو خدائے جہاں سے ملا سکے

مجبوریٔ مدینہ میں کوئی ہو جو مجھے
حالاتِ شہرِ آقا و مولا ﷺ سنا سکے

جاتا ہے منہ چھپا کے پئے فرقِ مصطفیٰ ﷺ
خورشید ان کے حسن کی کیا تاب لا سکے

سرکار ﷺ کے سوا تو نہیں انبیاؑ میں بھی
روتے ہوؤں کو حشر کے دن جو ہنسا سکے

اُن جالیوں پہ بوسہ زنی کا سوال کیا
محمودؔ تو وہاں پہ نہ نظریں اٹھا سکے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

نکتہ نہ کوئی باقی بچے گا گناہ کا
بس اک اشارہ چاہیے ان ﷺ کی نگاہ کا

اس کو حسابِ روزِ قیامت کی فکر کیا
ہے ذکر جس کے لب پہ حبیبِ الٰہ ﷺ کا

لکھی گئی ہے اس سے مدیحِ رسولِ پاک ﷺ
اعزاز دیکھیے ذرا کلکِ گیاہ کا

اس کے سبب حضور ﷺ نے فرمایا التفات
یہ مجھ پہ ہے کرم مرے حالِ تباہ کا

طوفِ درِ حضور ﷺ کی نیّت کے ساتھ ہے
اک دائرے میں گھومنا یہ مہر و ماہ کا

محمودؔ نعتِ پاک میں وہ مطمئن رہا
ہوکا نہ جس کسی کو ہُوا جلبِ جاہ کا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

الفتِ سرکارِ والا ﷺ میں جو مستحکم رہا
رازِ دینِ خالق و مالک کا وہ محرم رہا

ایک اک لمحہ نہ کیوں گزرے ثنا کرتے ہوئے
مجھ پہ فیضِ سرورِ و سرکارِ ہر عالم ﷺ رہا

اسمِ سرکارِ زمان و لازماں ﷺ کا وِرد ہی
زخم ہائے جرم و عصیاں کے لیے مرہم رہا

دل کی دھڑکن ان کی رحمت کا پتا دیتی رہی
دیدِ روضہ کے لیے وا دیدۂ پُرنم رہا

گلشنِ فردوس بھی پائیں گے ہم ان کے طفیل
عطر بیز آقا ﷺ کے دم سے گلشنِ عالم رہا

یاد اور محمودؔ کو اپنی کوئی نیکی نہیں
صرف اک نامِ نبی ﷺ وردِ زباں پیہم رہا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ممدوحِ خدا حضرتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
کیا خوب ہے یہ عظمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

معراج میں تو چشمِ نبی ﷺ جھپکی، نہ جھکی
رُویت میں تھی محویّتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

اَشغالِ عباداتِ شبانہ سے تھا مطلوب
اظہارِ عبودیّتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

قرآن میں وہ لفظِ فَتَدَلّٰی سے عیاں ہے
خالق سے جو ہے قربتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

ازرُوئے حدیث آپ نے دیکھا کہ ہوئی ہے
ایماں کی اساس الفتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

جو فاصلہ قوسین کا تخییل میں لائے
وہ جان لے حیثیّتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

ہے لائقِ صد عزّت و توقیر و کرامت
میرے لیے ہر نسبتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

اصحابِؓ پیمبر پہ خدا یُوں ہُوا راضی
ان کو جو رہی صحبتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

حاصل ہوئی گویا مجھے کونین کی دولت
دیکھا جو درِ دولتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

اِس مملکتِ پاک کو درپیش ہیں خطرے
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

گھیرے ہوئے انساں کو ہے سیلابِ حوادث
"ہاں کوئی نظر رحمت سلطان مدینہ ﷺ"

محمودؔ تفاخُر ہے تعارُف پہ کہ ہُوں میں
دریوزہ گرِ شفقتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ہوتا ہوں میں ہر سال جو مہمانِ مدینہ
یہ لطفِ پیمبر ﷺ ہے، یہ احسانِ مدینہ

ہر روح میں پائی ہے کشش ارضِ نبی ﷺ کی
ہر دل میں نظر آیا ہے ارمانِ مدینہ

ہوں معرفتِ ذات کی سب منزلیں آساں
ہو جائے اگر آپ کو عرفانِ مدینہ

مدّاحی کیں کی ہے، جو مدحت ہے مکاں کی
مدّاحِ پیمبر ﷺ ہے سُخن دانِ مدینہ

آنکھوں کو کرو بند تو لَو ان ﷺ سے لگاؤ
تا عرش نظر آئے گا ایوانِ مدینہ

کرتے ہو ثنا شہر نبی ﷺ کی تو عزیزو
الفاظ و مفاہیم ہوں شایانِ مدینہ

زندہ ہے ہر اک چیز، اگر جان میں جان ہے
ہیں جانِ دل و جانِ جہاں، جانِ مدینہ

اِس عاصی و خاطی کو اجازت ہے کہ آئے
میرے لیے تا مرگ ہے اعلانِ مدینہ ﷺ

دیکھا کہ شہنشاہِ مدینہ ﷺ کے ہیں ناعت
ایران کا جامیؒ ہو کہ حسّانؓ مدینہ ﷺ

امّت پہ ہے حالات کا اک جبرِ مسلسل
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

یہ فضلِ خدا ہے کہ مرا "شہرِ کرم" ہے
اک مجموعۂ نعت بعنوانِ مدینہ ﷺ

جب آپ خدا کھائے قسم شہرِ حسیں کی
محمودؔ سے کیسے ہو بیاں شانِ مدینہ ﷺ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

تم پہ ہو اگر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
چھوڑے گی اثر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

درکار ہے سرکار ﷺ کی شفقت کا سہارا
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

دنیا کا نظام اُس کے اثر ہی سے چلے گا
دے گی جو خبر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

مدّت سے ہدف ظلمتِ عصیاں کا بنے ہیں
اک نوری سحر! رحمتِ سلطانِ مدینہ

کروائے گی خالق کی عنایات کے باعث
طیبہ کا سفر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

محمودؔ اِدھر تیری خطا' تیرے جرائم
محمودؔ اُدھر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھے تو کوئی نسبتِ سرور ﷺ کا قرینہ
اصحابؓ ستارے ہیں تو عترتؓ ہے سفینہ

حاجت ہے ہمیں لطف و عنایات و کرم کی
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

آقا ﷺ نے اُخوّت کا سَبَق ہم کو دیا ہے
دل میں نہ حَسَد ہو' نہ کوئی بُغض' نہ کینہ

جو دیدۂ بے نور کی صورت میں تھا پہلے
طیبہ کی زیارت سے ہُوا دیدۂ بینا

طیبہ کی ہوا کھائی' نہ وہ خاک ہی اوڑھی
مرنا بھی یہ مرنا ہے کوئی' جینا ہے جینا!

لازم ہے کہ محمودؔ نظام آپ ﷺ کا لاؤ
دنیا میں اگر چاہتے ہو امن و سکینہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

تا اوج نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
ہے طورِ نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

جس پر ہے نظر نصرتِ خالق کی، اسی کو
آتی ہے نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

مجھ کو بھی تو ہے بخشش عصیاں کی ضرورت
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

چھائی ہوئی پاؤ گے تمام اہلِ جہاں پر
تا حدِّ نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

کچھ خوف نہ محشر کا، نہ میزاں کا خطر ہے
ہے پیشِ نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

اقرارِ دل اپنا ہے پیمبر ﷺ کی شفاعت
اقرارِ نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ہوں پیشِ درِ دولتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

کشمیر و فلسطین کے اہدافِ جفا پر
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

آلام و غم و رنج سے بے جان ہیں مُسلم
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

ہیں خوار و زبوں سارے مسلمان ممالک
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

امریکہ کے عفریت کا رُخ سُوئے حرم ہے
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

محمودؔ کو طیبہ میں ہے تدفین کی خواہش
"ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ"

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کی راہ دکھائی مِرے جی نے مجھ کو
جس پہ چلتا ہُوا پایا ہے سبھی نے مجھ کو

بھیجا فردوسِ سکینت کے چمن زاروں میں
گُلِ الطافِ پیمبر ﷺ کی ہنسی نے مجھ کو

جانبِ حُسنِ عنایات کِیا ہے راغب
شہرِ سرکار ﷺ کی ہر ایک گلی نے مجھ کو

صورتِ نعت میں خوشبوئے ارادت بانٹو
ہنس کے فرمایا مَحبّت کی کلی نے مجھ کو

کیوں نہ آقا ﷺ کی فضیلت کا مَیں قائل ہوتا
"اُدْنُ مِنّی" کی قسم دی "اَرِنی" نے مجھ کو

ساتھ چھوڑا ہے مدینے میں جو گویائی نے
حوصلہ بخشا ہے آنکھوں کی نمی نے مجھ کو

اہلِ ایماں میں رہو تم "رُحَمَاء" کی صورت
یہ سبق بخشا ہے بُوبکرؓ و علیؓ نے مجھ کو

کچھ کمی پائی کسی نے نہ کسی پہلو سے
اتنا فرمایا عطا میرے سخی نے مجھ کو

طیبہ جانا ہی ہر اک رنج کا مٹ جانا ہے
دی ہیں خوشیاں تو اسی ایک خوشی نے مجھ کو

لذّتِ حرفِ "رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ" بخشی
مدحِ سرکار ﷺ میں شیریں سخنی نے مجھ کو

بیسواں نعت کا مجموعہ مرے ہاتھ میں تھا
"درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو"

ورنہ محمودؔ یہ دنیا تو دُکھوں کا گھر ہے
دی ہے تسکینِ دلی مدحِ نبی ﷺ نے مجھ کو

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کے آپ عطا کر کے قرینے مجھ کو
میرے آقا ﷺ نے دیے پیار خزینے مجھ کو

دیکھ کر سایۂ الطافِ پیمبر ﷺ سر پر
''درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو''

شہرِ سرور ﷺ کی یہ الفت ہی کا اک پہلو ہے
لمحے مہجوری کے، لگتے ہیں مہینے مجھ کو

میں کبھی ڈوب نہ پاؤں گا کسی پانی میں
بخشے آقا ﷺ نے جو عترت کے سفینے مجھ کو

فردِ اعمال کہیں آپ نے نہ منگوا بھیجیں
اِس تصوّر سے بھی آتے ہیں پسینے مجھ کو

مَیں تو محمودؔ تھا بے زر بھی، بد اعمال بھی تھا
لے گیا پھر بھی کرم اُنؐ کا مدینے مجھ کو

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت میں پایا ہے یوں چھوٹا نہ کسی نے مجھ کو
یوں بُرا سمجھا ہے حاشا نہ کسی نے مجھ کو

غیرِ آقا ﷺ کی ثنا سے تو مَیں بیگانہ ہُوں
مرتکب اِس کا تو پایا نہ کسی نے مجھ کو

میں درود آقا و مولا ﷺ پہ پڑھے جاتا تھا
''درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو''

میں گرفتار ہُوا تھا جو عمل نامے پر
ماسوا اُن ﷺ کے چھڑایا نہ کسی نے مجھ کو

جو صحابہؓ نے پیمبر ﷺ سے محبّت کی ہے
ایسا سکھلایا قرینہ نہ کسی نے مجھ کو

طیبہ پہنچا، جو کبھی ملک سے باہر نکلا
اور کہیں پایا ہے اصلا نہ کسی نے مجھ کو

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کا کیا شعور پایا ہے
لطفِ ربِّ غفور پایا ہے

ہر گنہگار شخص نے دم دم
التفاتِ حضور ﷺ پایا ہے

لامکاں تک پہنچنے والوں نے
کب تماشائے طور پایا ہے

اپنے آقا ﷺ کی مدح کر کر کے
دل میں کیف و سرور پایا ہے

کب حبیبِ خدا ﷺ کے بندوں نے
شوقِ غلمان و حور پایا ہے

آبِ طیبہ جونہی رکیا حاصل
گویا جامِ طہور پایا ہے

طیبہ جانے کے شوق میں ہم نے
قلب کو ناصبور پایا ہے

دیکھ کر روضۂ مقدس کو
میری آنکھوں نے نور پایا ہے

شعر کہہ کر نبی ﷺ کی مدحت میں
لطف بینُ السطور پایا ہے

گنبدِ اخضرِ پیمبر ﷺ نے
ساتھ مینارِ نور پایا ہے

نام کیا لے لیا پیمبر ﷺ کا
رنج و اندوہ دور پایا ہے

ذکرِ محمودؔ آپ ﷺ کا کر کے
رحمتوں کا وفور پایا ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

لکھے گو نعت میں صفحے ہزاروں
ابھی نظروں میں ہیں نکتے ہزاروں

کوئی اک بھی نہیں سرکار ﷺ جیسا
نبی اللہ نے بھیجے ہزاروں

اویسِ پاکؒ سا کوئی نہ پایا
محبّت کے ہیں یُوں لہجے ہزاروں

نبی ﷺ کے در پہ سب عنقا ملے ہیں
تھے دل میں جاگزیں خدشے ہزاروں

ہرا رنگ ایک ہی نقشے میں دیکھا
جہاں میں یوں تو ہیں نقشے ہزاروں

نبی ﷺ محمودؔ مُتمکّن جہاں ہیں
کوئی اوپر نہیں، نیچے ہزاروں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ہو ہر غیرِ آقا ﷺ سے قطعِ تعلّق
کروں جب میں دُنیا سے قطعِ تعلّق

تعلّق تھا ہر چیز سے، پر کِیا ہے
پیمبر ﷺ نے سایہ سے قطعِ تعلق

جو دیدِ نبی ﷺ کی ہے اُمّید ہم کو
ہو کس طرح فردا سے قطعِ تعلق

نظر کیا مدینہ میں آئے گا تم کو
جو ہے چشمِ بینا سے قطعِ تعلق

کُھلی آنکھوں درکار ہے دیدِ سرور ﷺ
کہ ہے اپنا رُوئیا سے قطعِ تعلق

ہے سرمایہ محمودؔ جب مدحِ آقا ﷺ
رہا اپنا مایہ سے قطعِ تعلّق

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

شہرِ آقا ﷺ رہنما ثابت ہُوا
ربِّ اکبر کا پتا ثابت ہُوا

واقعہ سرکار ﷺ کی معراج کا
قربتوں کا واقعہ ثابت ہوا

خلوتِ قوسین میں رُوئے نبی ﷺ
آئنہ در آئنہ ثابت ہوا

وجہِ تخلیقِ عوالمؔ جان لو
حرفِ لَوْلَاکَ لَمَا ثابت ہوا

ہر مریضِ معصیت کے واسطے
اُن ؐ کا در دارالشفا ثابت ہوا

جو چلا سرکار ﷺ کے احکام پر
وہ غلامِ مصطفیٰ (ﷺ) ثابت ہوا

جو حبیبِ کبریا ﷺ کا ہو گیا
بے نیازِ ماسوا ثابت ہُوا

چاہنے والوں کو اُن ؐ کے شہر کا
ذرّہ ذرّہ کہربا ثابت ہوا

ہیں نبی ﷺ پرکارؔ اور ہر اک جہاں
دائرہ در دائرہ ثابت ہوا

ماسوائے مصطفیٰ ﷺ ہر اعتنا
اک فریبِ اعتنا ثابت ہوا

ذاتِ آقا ﷺ رحمتِ ہر کون ہے
اسمِ آقا ﷺ غم رُبا ثابت ہوا

تُل کے میزانِ عمل پر بھی رشیدؔ
نعت کا شاعر بجا ثابت ہُوا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

کہتا رہوں میں نعت برابر اِسی طرح
مجھ کو رہے یہ ذوق میسّر اِسی طرح

ہر سال شہرِ آقا و مولا ﷺ کو جاؤں گا
میرا رسا رہا جو مقدّر ،اسی طرح

تصویرِ روضہ رہتی ہے اب جیسے سامنے
ہو کاش نزع میں بھی یہ منظر ،اسی طرح

یا رب! رہوں قیامِ قیامت کے روز تک
مدحت سرائے سیّد و سرور ﷺ اِسی طرح

جاتا رہوں گا شہرِ رسولِ کریم ﷺ کو
الطاف زا رہا اگر داور ،اسی طرح

محمودؔ جیسے خامے پر ہے اور لب پہ ہے
تا مرگ نعت کا رہوں خوگر اِسی طرح

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

نفع میں، نقص کے غربال میں چاہے رکھیں
میرے آقا ﷺ مجھے جس حال میں چاہے رکھیں

اک نظر میرے عمل نامے پہ ڈالیں ﷲ
سرِ میزاں مجھے پڑتال میں چاہے رکھیں

میرے نزدیک ہے کافر، جو پیمبر ﷺ کا نہیں
لوگ اس کو صفِ ابدال میں چاہے رکھیں

اپنا مدّاح رکھیں میرے پیمبر ﷺ مجھ کو
سرِ افلاک کہ پاتال میں چاہے رکھیں

مجھ کو آقا ﷺ جو بلائیں تو بلا ناغہ کے
حاضری ایک ہی گو سال میں چاہے رکھیں

آپ کا بندہ ہے محمودِ گنہگار، اسے
آپ سرکار ﷺ جس احوال میں چاہے رکھیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

رب کے حبیب پاک ﷺ کی مدحت سرائیاں
ہیں میری عمر بھر کی یہی تو کمائیاں

وہ بھی درود خواں ہے تو میں بھی درود خواں
اللہ رے، خدا سے مری ہمنوائیاں

سرکار ﷺ کے اشارۂ ابرو کا فیض ہے
عصیاں شعاروں کو جو ملی ہیں رہائیاں

شاہانِ کج کلاہ کو ٹھوکر پہ رکھ سدا
کر کوچہ ہائے شہرِ نبی ﷺ میں گدائیاں

ممکن ہوئیں حضور ﷺ کے الطافِ خاص سے
ہر سال ان کے شہر تک میری رسائیاں

بے شبہ توڑ دیتی ہیں اندر سے دوستو
شہرِ رسولِ ہر دوسرا ﷺ سے جدائیاں

ہو آئے ایک بار جو، جاتا ہے بار بار
آب و ہوائے طیبہ کی ہیں کہربائیاں

روزِ نشور ہو گا خدا جب جلال میں
دیں گے نبیؐ پاک ﷺ کی سارے دہائیاں

کرتا ہے رب، مگر مرے سرکار ﷺ کے طفیل
حاجت روائیاں ہوں کہ مُشکل کُشائیاں

محبوبِ ربِّ ہر دو جہاں ﷺ کے نظام نے
ہر شعبۂ حیات میں دیں رہنمائیاں

مُسلم سبھی ذلیل ہیں دنیا میں اِس لیے
سرکار ﷺ سے جو کرتے رہے بے وفائیاں

اُن جالیوں کے یوں میں پھٹکتا نہیں قریب
محمودؔ مجھ کو یاد ہیں اپنی بُرائیاں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں مُستند حضور ﷺ کی فرمانروائیاں
دیں گی مدد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں

آغاز جن کا اولِ تخلیق سے ہُوا
''ہیں تا ابد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں''

ہر ہر جہاں جب آپ کے زیرِ نگیں ہُوا
ہیں لاتعُد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں

لاریب چشمِ خالقِ ہر کائنات میں
ہیں معتمد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں

مرنے کے بعد جلد ہی آ جائیں گی نظر
زیرِ لحد حضور ﷺ کی فرماں روائیاں

تسلیم اہلِ دانش و حکمت کو ہیں رشیدؔ
بے ردّ و کد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ بھی اُنھیں خدا نے عطا کیں بڑائیاں
''ہیں تا اَبد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں''

روزِ ازل سے، اوّلِ تخلیقِ خلق سے
''ہیں تا ابد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں''

باہر نہیں ہے کچھ بھی، قلمرو سے آپ کی
''ہیں تا ابد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں''

ہر کائنات زیرِ نگیں ہے حضور ﷺ کے
''ہیں تا ابد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں''

رکھّا ہے اِس میں ایک تسلسُل کریم نے
''ہیں تا ابد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں''

محمودؔ جانتا ہے، جہاں مانتا ہے یہ
''ہیں تا ابد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں''

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

یُوں مَیں توصیفِ رسولُ اللہ ﷺ کا خوگر ہُوا
ذوقِ حسّانؓ و بُصیریؒ و رضاؒ رہبر ہُوا

رحمتِ رب کا ترشّحؑ اُس کی قسمت ہو گیا
یادِ محبوبِ خدا ﷺ میں جس کا دیدہ تر ہوا

باوجودِ معصیتؔ کی میں نے جب مدحِ نبی ﷺ
مستفیدِ لطف و اکرامِ نبی ﷺ اکثر ہوا

"فَقْرُ فَخْرِیْ" کی حدیثِ پاک جب مَیں نے پڑھی
بے نیازِ ثروت و مال و منال و زر ہوا

میری بیگم اور ماں پہلے بھی پڑھتی تھیں درود
عامل اس کا سن نواسیؔ۸۹ سے مرا گھر بھر ہوا

چوما آقا ﷺ نے تو بوسہ گاہِ عالم ہو گیا
جو کہ اپنی اصل میں کالا سا اک پتھر ہُوا

سدرہ پر رُک کر یہ عُقدہ کھل گیا جبریلؑ پر
اک نبی ﷺ رب کی صفاتِ پاک کا مظہر ہُوا

یا ثنائے مصطفیٰ ﷺ تھی، یا تھی تحمیدِ خدا
صفحۂ دل جن مقاصد کے لیے مسطر ہوا

خوش نصیبی کے سوا کیا ہے کہ مجھ سا بے ہنر
سیّد و سرکارِ عالم ﷺ کا ثنا گستر ہوا

کیوں نہ ہوتا یہ بھی آخر وقفِ رقصِ انبساط
جب پیمبر ﷺ کی عنایت کا ہَدَف احقر ہوا

سچّے دل سے اُن کی مدّاحی مرا معمول ہے
جن کی تعلیمات سے مَیں صدق کا خوگر ہوا

لے چلے محمودؔ مدحت گو کو جب سُوئے ارم
اک جہاں یہ دیکھ کر حیراں سرِ محشر ہُوا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

کرے گا رم جُونہی میرے خیال کا آہُو
تو یادِ طیبہ پر پھر پا سکوں گا مَیں قابو
لبوں کو اسمِ پیمبر ﷺ سے مل گئی عزت
ہیں میری دھڑکنیں آقا ﷺ کے ذکر سے مملُو
رُلائے گی مجھے شہرِ رسول ﷺ سے دوری
نہ کل پڑے گی مجھے ہجر میں کسی پہلو
کبھی جو آئیں مرے کام میری پلکیں بھی
تو مَیں بھی دے سکوں بابِ بقیع میں جھاڑو
زیادہ اس پہ کرم ہو گا میرے آقا ﷺ کا
جو پا سکے گا کوئی اپنے نفس پر قابو
کہ جس میں نعت زیادہ کہی گئی سب سے
جہان بھر میں ہے ایسی زباں فقط اُردو

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

جب بات نعت کی سرِ محشر میں کر چکا
ہر زخمِ معصیت جو ہَرا تھا، وہ بھر چکا
عظمت کو اُس کی، دیکھیے گا ٹوپی تھام کے
چوکھٹ پہ مصطفیٰ ﷺ کی جو پیشانی دھر چکا
اَحکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ جو چلنے لگا ہے تُو
مجھ کو یقیں ہے، تیرا مقدّر سنور چکا
گھر بھر میں وردِ صَلِّ عَلیٰ کی ضیائیں ہیں
سورج جو میرے صحن کے اندر اتر چکا
اس کو حسابِ روزِ قیامت کا خوف کیا
اک بار جو نبی ﷺ کی گلی سے گزر چکا
نعتِ نبی ﷺ سے سب کے تعلّق کو پُوچھ کر
محمودؔ آج قصّۂ اہلِ ہُنر چُکا!

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم مصطفیٰ ﷺ نے کیے خود بخود
کُھلے نعت کے راستے خود بخود

جو قربت نظر آئی قوسین کی
لگے متن پر حاشیے خود بخود

ملاقات کی شب تھے تنہا نبی ﷺ
ہُوئے طے سبھی مرحلے خود بخود

جو نقطہ پیمبر ﷺ تھے پرکار کا
مکمل ہوئے دائرے خود بخود

جو نامِ نبی ﷺ دل کی دھڑکن بنا
مُصفّا ہوئے آئنے خود بخود

درودِ نبی ﷺ کا سہارا لیا
تو قائم ہوئے رابطے خود بخود

شعار اپنا طاعت نبی ﷺ کی جو ہو
تو ہوں سارے حل مسئلے خود بخود

جو ہم دامنِ مصطفیٰ ﷺ تھام لیں
تو ہوں ختم سب تفرقے خود بخود

لگن جو لگی شہرِ سرکار ﷺ کی
نظر آ گئے راستے خود بخود

ضرورت نبی ﷺ نے جو محسوس کی
تو سرزد ہوئے معجزے خود بخود

نبی ﷺ کا جو اسمِ گرامی لیا
تو دل میں جلے قمقمے خود بخود

جو تھی نعت کی فکر محمودؔ کو
چلے آئے سب قافیے خود بخود

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

میرے سرکار ﷺ کے سوائے کوئی
رب سے بندے کو کیا ملائے کوئی

مستفیدِ عطائے سرور ﷺ ہیں
اپنے ہوں یا کہ ہوں پرائے کوئی

نام ان کا جپے سہارے کو
جب بھی رستے میں ڈگمگائے کوئی

یومِ مولودِ سرورِ کُل ﷺ پر
بختوں کے دیے جلائے کوئی

دیدِ طیبہ سے خُرّمی پائے
ہجرِ طیبہ کے زخم کھائے کوئی

پائے رب کی عنایتیں محمودؔ
دل جو سرکار ﷺ سے لگائے کوئی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے آقا ﷺ کے شہر کو پا کر
دیکھ اُس در پہ ہاتھ پھیلا کر

الفتِ مصطفیٰ ﷺ تو ایماں ہے
عشق کا تُو مگر نہ دعویٰ کر

پڑھتا رہ مَا رَمَیْتَ، مَا یَنْطِقُ
راز کو راز رکھ، نہ اِفشا کر

نام لے لے کے اپنے آقا ﷺ کا
ہر غم و درد کا مُداوا کر

جو خطائیں ہیں، بخشوا لیں گے
میرے آقا ﷺ پہ تُو بھروسا کر

تو بھی محمودؔ کی طرح ہر دم
شعر مدحِ نبی ﷺ میں لکھا کر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ جو ہے قرآن میں اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ
بزمِ سرور ﷺ میں ہے اونچا بولنے والوں کا حال

درگزر پھر بھی مرے سرکار ﷺ نے فرما دیا
لائقِ تعذیب تھا کُفّار کی چالوں کا حال

ان کی تشریف آوری سے پیشتر ناگفتہ بہ
تھا غلاموں اور غریبوں، رنگ کے کالوں کا حال

حالت اپنے قلب کی آقا ﷺ سے پوشیدہ نہیں
جانتے ہیں مصطفیٰ ﷺ آہوں کا اور نالوں کا حال

گھیرا ڈالے ہوں گے سب سرکارِ ہر عالم ﷺ کے گرد
دیکھنا تم حشر کے دن نور کے ہالوں کا حال

جھولتے ہوں گے مسرّت کے ہنڈولوں میں وہاں
دیکھنا جنّت میں تم آقا ﷺ کے متوالوں کا حال

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لیتی ہے بُعدِ طیبہ کا جو چشمِ تر اثر
رہتا ہے اُس کا دل پہ مرے عمر بھر اثر

مَازَاغ وَمَا طَغٰی بھی، دَنَا بھی کہا گیا
یا للعجب! محبّتوں کا اِس قدر اثر!

اِس کے سبب میں کرتا ہوں وردِ درودِ پاک
جو چھوڑتی ہے قلب پہ بادِ سحر اثر

اس نے مجھے مدیحِ نبی ﷺ پر لگا دیا
اُن کے کرم کا ہے جو مرے ذہن پر اثر

شاعر پہ مُلتفِت ہُوا خلّاقِ کائنات
آیا ہے مدحِ پاکِ نبی ﷺ کا نظر اثر

محمودؔ یادِ طیبہ رُلاتی رہی مجھے
اِس کیفیت کا ہوتا تھا پچھلے پہر اثر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

کمی جس کو نظر آئے نبی ﷺ میں
وہ غلطیدہ ہے قعرِ گمرہی میں

نہ بھولے محسنِ انسانیت ﷺ کو
اگر انسانیت ہو آدمی میں

صحابہؓ کو ملے سارے مراتب
درِ سرکار ﷺ سے وابستگی میں

عزیزو! تم سمجھ سکتے نہیں ہو
جو کچھ پاؤ گے اُنؐ کی پیروی میں

گدائی مانگ لو آقا کے ﷺ در کی
رکھا کیا ہے جہاں کی سروری میں

زیارت ایک بار آقا ﷺ کی ہو جائے
یہ خواہش ہو گی میری، جانکنی میں

سمجھتا ہوں بجا معراج اپنی
رسا ہوتا ہوں جب ان کی گلی میں

میں جب سے آ گیا طیبہ سے واپس
نہ دلچسپی رہی ہے زندگی میں

حیاتِ طیّبہ کا ہے اشارہ
بڑائی پاؤ گے تو عاجزی میں

درِ سرکار ﷺ کا اعجاز دیکھا
تھی طُرفہ گفتگو سی خامشی میں

ہے آقا ﷺ یہ جدیدیّت کی ظلمت
نظر آتا نہیں ہے روشنی میں

ملا محمودؔ کو جو کچھ خدا سے
ملا ہے مدحتِ سرکار ﷺ ہی میں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

جو محب سرور ﷺ کا ہے، میرا ہے، وہ کوئی سہی
یہ مری عادت ترے نزدیک کمزوری سہی

سر پہ تو سایہ کناں روضے کی سرسبزی ہوئی
چھائی چہروں پر ہمارے جرم کی زردی سہی

کیا خطر، جب "طالعِ لبّی" کا زرِ خالص ملا
کیسۂ اعمال جو اپنا ہے، وہ خالی سہی

آبِ طیبہ ہی بنے گا آبِ کوثر خلد میں
گو کسی کے واسطے یہ عام سا پانی سہی

مصطفیٰؐ دیکھیں گے جب، دیکھیں گے میرے حال کو
فائدہ کیا، شاندار اپنا بہت ماضی سہی

اس کا ہر منظر تو میرے دل پہ کندہ ہو گیا
ویسے تو شہرِ پیمبر ﷺ سے مری دوری سہی

حرمتِ آقا ﷺ پہ خوں کا کھولنا ہے مستقل
جاں نچھاور کرنا ہنگامی سہی، وقتی سہی

رزق عزت سے طفیلِ مصطفیٰ ﷺ ملتا رہا
کثرتِ ثروت سے میری گرچہ محرومی سہی

مطمحِ قلب و نظر اپنا ہے طیبہ، شیخ جی!
تم کو حوروں تک پہنچنے کی بہت جلدی سہی

میں نے تو تسبیح پوری کی درودِ پاک کی
نامِ آقا ﷺ سن کے چپ رہنا تجھے کافی سہی

ارتداد و کفر کے باعث ہے کڑواہٹ بہت
قادیانی نُطق میں جتنی بھی شیرینی سہی

اعتماد اس کا نبی ﷺ پر جو ہے، وہ کام آئے گا
معصیت کے ذیل میں محمودؔ گو نامی سہی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مانگ ہر چیز تو سدا اُنؐ سے
بذل و جود ان سے ہے، سخا ان سے

میں نے سب کچھ نبی ﷺ سے پایا ہے
میں نے جو کچھ لیا، لیا ان سے

ان سے پوشیدہ کوئی چیز نہیں
کب کوئی شے ہے ماورا ان سے

وہ کہاں ہیں علاحدہ رب سے
رب کی ہستی نہیں جدا ان سے

خلقتِ رب کا یہ خلاصہ ہے
ابتدا ان سے، انتہا ان سے

اور سب سے بزرگ سرور ﷺ ہیں
کبریا ہے فقط بڑا ان سے

رب سے تو سب گلہ گزار ہوئے
کب کسی نے کیا گلہ ان سے

حشر میں مغفرت کو پا لے گا
جو کرے گا یہاں وفا ان سے

ان سے وقر آشنا غلام ہوئے
پا گیا فخر بوریا ان سے

کیفیت کیا کہوں حضوری کی
کچھ کہا میں نے، کچھ سنا ان سے

مستقل کس قدر تعلّق ہے
ہے خطا مجھ سے اور عطا ان سے

رب نے محمودؔ پر توجّہ دی
جب بھی کی عرضِ مدعا ان ﷺ سے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

پیشِ سرکار ﷺ التجا کر کے
اِس پہ تو دیکھ اِکتفا کر کے

رب کو محبوبِ ربِّ اکبر ﷺ سے
کوئی دیکھے ذرا جُدا کر کے

حشر اس کو درود سے کر لے
دیکھ پھر رب سے تُو دُعا کر کے

چشمِ خالق میں آ گیا ہوں میں
اس کے محبوب ﷺ کی ثنا کر کے

مصطفیٰ ﷺ نے مثال قائم کی
ہر بُرے شخص سے بھلا کر کے

کیا وہ واقف نہیں مِرے دل سے
کیوں میں مانگوں بھلا صدا کر کے

میں کھڑا ہو گیا ہوں میزاں پر
اپنے آقا ﷺ کا آسرا کر کے

نعت سن کر فلک کے سب قدسی
کیوں نہ دیں داد ''واہ وا'' کر کے

طیبہ میں فائزُ المرام ہوئے
جو چلے راہ کا پتا کر کے

ہُوں مُسِن بھی تو رُخ ہے طیبہ کو
اُٹھ کھڑا ہوں مَیں حوصلہ کر کے

قصرِ جنّت قیام گاہ بنے
دیکھو سرکار ﷺ سے وفا کر کے

درِ محبوبِ کبریا ﷺ پہ رشیدؔ
جا ہی پہنچا خدا خدا کر کے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

یاد آقا ﷺ میں حال سینوں کے
جس طرح بھید ہوں خزینوں کے

صادقوں میں بھی آپ ﷺ یکتا ہیں
اور سرِخیل ہیں امینوں کے

وہ ﷺ سرِ عرش و لامکاں پہنچے
باسی انساں رہے زمینوں کے

میری ہستی کے یوں ہیں وہ مختار
جس طرح ناخدا سفینوں کے

مَیں غلامِ بلالِ حبشیؓ ہوں
کیا اثر مجھ پہ ہوں حسینوں کے

ہجرِ طیبہ میں مجھ کو لگتے ہیں
لمحوں کے فاصلے مہینوں کے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

چاہی مرے حضور ﷺ نے انسانیت کی خیر
ہو گی حضور ﷺ ہی کے سبب عاقبت کی خیر

جو مملکت بنی تھی پیمبر ﷺ کے نام پر
ہر وقت مانگتا ہوں اُسی مملکت کی خیر

ہو جائے گی اطاعتِ سرکار ﷺ کے سبب
دنیا کے ساتھ ساتھ مری آخرت کی خیر

اُن کے ہر اک عمل سے، ہر ارشادِ پاک سے
رب کے کرم سے ملتی ہے ہر منزلت کی خیر

جس کے سبب ملے گی شفاعت حضور ﷺ کی
مَیں چاہتا ہوں اپنی اُسی معصیت کی خیر

محمودؔ سننا چاہو جو نعتِ رسولِ پاک ﷺ
چاہو ہماری طبع کی موزونیت کی خیر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھو مری رسائیٔ طیبہ کا معجزہ
جو ہے حبیبِ ربِّ تعالیٰ ﷺ کا معجزہ

سرکار ﷺ کی نگاہِ عنایت دکھائے گی
اندوہ و درد و غم کے مُداوا کا معجزہ

جس سے زمانہ روشنیٔ علم پا سکا
کیا نور زا تھا اک رخِ زیبا کا معجزہ

قامت سراپا نور تھی میرے حضور ﷺ کی
لوگوں نے دیکھا سایۂ عنقا کا معجزہ

راہ حجاز میں اگر چاہو تو دیکھ لو
ہر ہر قدم ہے شاہِ مدینہ ﷺ کا معجزہ

سَن دس میں ایک لاکھ صحابہؓ کے سامنے
تھا حَجَّۃُ الوَداع کے خطبہ کا معجزہ

گھر کر گیا ہے ہر کہ و مہ کے قلوب پر
میرے حضورِ پاک ﷺ کے اُسوہ کا معجزہ

عصیاں شعار مجھ سے، جو جنّت کو جائیں گے
دیکھیں گے لوگ حشر میں آقا ﷺ کا معجزہ

اَلنَّجْم میں بیان ہوا ہے کئی طرح
اِخفائے واقعاتِ تماشا کا معجزہ

قرآن جیسی سُورہ نہ کافر بنا سکے
لائے مرے حضور ﷺ اِس دعوٰی کا معجزہ

اُس پر پرندہ کوئی کبھی بیٹھتا نہیں
دیکھا ہے سب نے گنبدِ خضرا کا معجزہ

اے دوستو! دکھاتے ہیں ہر سال مصطفیٰ ﷺ
محمودؔ کو مدینہ بُلاوا کا معجزہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

حشر میں ایک بات چاہتے ہیں
ہم پیمبر ﷺ کا ساتھ چاہتے ہیں

جن پہ ہے التفات خالق کا
ان کا ہم التفات چاہتے ہیں

معرفت چاہتے ہیں سرور ﷺ کی
گویا عرفانِ ذات چاہتے ہیں

دشمنانِ نبیؐ برحق ﷺ کی
مات یا پھر ممات چاہتے ہیں

طیبہ جانے کی یوں تمنّا ہے
معرفت کے نکات چاہتے ہیں

کوُچہ ہائے دیارِ سرور ﷺ میں
قلب کی واردات چاہتے ہیں

جو میسر نبی ﷺ کے در پر ہے
ایسا آبِ حیات چاہتے ہیں

مَرنا طیبہ میں ہے حیات افروز
ہم وہاں یوں وفات چاہتے ہیں

عمر بھر نعت میں رہیں مشغول
ہم ثنا میں ثبات چاہتے ہیں

جس میں ہوں لفظ مدحِ آقا ﷺ کے
صَرف ایسی لُغات چاہتے ہیں

مومن آپس میں پیار ہی سے رہیں
سرورِ کائنات ﷺ چاہتے ہیں

نام لیتے ہیں ان ﷺ کا یوں محمودؔ
درد و غم سے نجات چاہتے ہیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی اُن ﷺ سا حسیں نہیں ممکن
ہر جہاں میں، کہیں نہیں ممکن

اور کوئی، سوا پیمبر ﷺ کے
رحمتِ عالمیں نہیں ممکن

اُن سا صادق بھی ہو نہیں سکتا
جیسے اُن سا امیں نہیں ممکن

ہر کہیں دیکھا، میرے آقا ﷺ سا
موعظہ دلنشیں نہیں ممکن

صاحبِ خُلق مصطفیٰ ﷺ جیسا
برسرِ عالمیں نہیں ممکن

ملجا و ماوئی بے نواؤں کا
آپ ﷺ سا بالیقیں نہیں ممکن

جس قدر آپ ﷺ ہیں قریب، اتنا
کوئی رب کے قریں نہیں ممکن

جیسا لائے حبیب خالق ﷺ کے
ایسا دینِ متیں نہیں ممکن

نعتِ سرکار ﷺ کے سوا کوئی
نغمہ وجد آفریں نہیں ممکن

چھان لو تم تمام دنیا کو
طیبہ جیسی زمیں نہیں ممکن

سارے پہلے مدیح گوؤں کا
مجھ سا بھی خوشہ چیں نہیں ممکن

مدحِ آقا ﷺ رشید احمد سے
اے مرے ہمنشیں! نہیں ممکن

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے رحمتوں کا خُلاصہ حضور ﷺ کا دامن
نشاں ہے طالعِ ربیؔ کا، حضور ﷺ کا دامن

جہانِ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی
ہم ایسوں کا ہے سہارا حضور ﷺ کا دامن

رُسُلؑ کے جھنڈوں کے ہوتے ہوئے قیامت میں
شفیع ہو گا اکیلا حضور ﷺ کا دامن

لگے جو اِس سے، خدا ان پہ ہو گیا راضی
ہے فضلِ حق کا کنایہ حضور ﷺ کا دامن

سرِ صحابہؓ پہ جس کے کرم کا سایہ تھا
وہ اہلِ بیتؓ کا پیارا حضور ﷺ کا دامن

سمجھ کہ آیا ہے ہاتھ اُس کے عرش کا پایہ
جو تھام لے کوئی شیدا حضور ﷺ کا دامن

وہ ہاتھ آئے گا داروغۂ جہنّم کے
جو چھوڑے گا کوئی بندہ حضور ﷺ کا دامن

فرشتے میرا حسابِ گناہ بھول گئے
سرِ نشور جو تھاما حضور ﷺ کا دامن

اسے تو کہتے ہیں مُرتد امام ابُو یُوسُفؒ
کہے جو، تھا کبھی مَیلا حضور ﷺ کا دامن

تہی ہے دامنِ اعمال تو مِرا، پھر بھی
ہے مغفرت کا وسیلہ حضور ﷺ کا دامن

تو پھر کہوں گا کہ تم میری حیثیت دیکھو
جو ہاتھ آ گیا آقا حضور ﷺ کا دامن

اسے نہ چھوڑنا محمودؔ حشر کے دن بھی
ہے حبلِ لَمْ یَزَلْ گویا حضور ﷺ کا دامن

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ زر ہے طیبہ کے گرد و غبار سے بہتر
نہ شاعر آپ ﷺ کے مدحت شعار سے بہتر

نہ کوئی آب و ہوا اُس مقام سے اچھی
نہ کوئی ملک نبی ﷺ کے دیار سے بہتر

اسی سے روح میں شادابیاں در آتی ہیں
ہے صبحِ نعت صباحِ بہار سے بہتر

درِ نبی ﷺ کا بھکاری رہوں ہمیشہ مَیں
کہ ہے گدائی یہ ہر اقتدار سے بہتر

مقام اُن کے غلامانِ بارگاہ کا ہے
شہنشوں کے بھی عزّ و وقار سے بہتر

احاطہ خُلد کا محمودؔ خوب ہے لیکن
کہاں مدینہ کے قُرب و جوار سے بہتر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

راہِ مدینہ جو کبھی مسدود ہو گئی
سمجھوں گا' میری زندگی بے سود ہو گئی

سورہ نِسَاء کو دل کی نگاہوں سے جب پڑھا
طاعت نبی ﷺ کی طاعتِ معبود ہو گئی

شاہد کلامِ پاک میں اُن کو کہا گیا
ہستی خدائے پاک کی مشہود ہو گئی

در پر تھا معصیت کی پشیمانیوں کے ساتھ
پیشانی میری یوں عَرَق آلود ہو گئی

واقف ہے میرے دل کی تمنّا سے خود خدا
خاکِ مدینہ منزلِ مقصود ہو گئی

لب پر ہے میرے مدحتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ
جس کے طفیل عاقبت محمودؔ ہو گئی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاری ہونٹوں پر درودِ مصطفیٰ ﷺ وافر ہُوا
جب درِ سرکارِ ہر عالم ﷺ پہ مَیں حاضر ہُوا

کھول کر دیکھو کلامُ اللہ کے صفحات کو
سب سے پہلے ربِ نبی ﷺ کا مادِح و ذاکر ہوا

ہر جہاں کے واسطے سرکار ﷺ رحمت کیوں نہ ہوں
ہر جہاں تخلیق بھی تو آپ کی خاطر ہوا

دستِ خلّاقِ جہاں سمجھیں نبی ﷺ کے ہاتھ کو
حکم یہ اللہ سے اپنے لیے صادِر ہوا

جم گئی اس پر نگاہِ رحمتِ ربِّ جہاں
نعت گو سرکارِ ہر عالم ﷺ کا جو شاعر ہوا

یومِ مولودِ رسولُ اللہ ﷺ کی کیا بات ہے
حق جو باطن میں نہاں تھا، آج وہ ظاہر ہُوا

اس کا رُخ پایا گیا ہر بار طیبہ کی طرف
مائلِ پرواز جب بھی سوچ کا طائر ہُوا

ہم کو دنیا میں بھی آقا ﷺ کی مدد حاصل رہی
لطفِ سرکارِ جہاں ﷺ محشر میں بھی ناصر ہوا

مدح و توصیفِ رسولُ اللہ ﷺ کا حامل رہا
مصرعِ تر جو بھی نوکِ خامہ سے ظاہر ہوا

جب رسائی ہو گئی دربارِ پُرانوار تک
میں نبیؐ پاک ﷺ کا ممنون تھا، شاکر ہوا

حاضری طیبہ کی، کہتی ہے زبانِ حال سے
مانگنے پانے میں اک زائر بہت ماہر ہوا

چھوڑ دو محمودؔ کو جیسا بھی تھا عصیاں شعار
مرضیٔ محبوبِ حق ﷺ سے طے یہ بالآخر ہُوا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

اگر ہو مذاقِ نظر خوبصورت
ہے طیبہ کی ہر رہگزر خوبصورت

مدیحِ شہِ بحر و بر ﷺ خوبصورت
عقیدت کا ہر اک ثمر خوبصورت

جو دیکھا ہے روضہ تو پھر کیوں نہ ہوتی
نگاہِ حقیقت نگر خوب صورت

اثر اس پہ انگشتِ سرکار ﷺ کا ہے
اِسی واسطے ہے قمر خوبصورت

رسولِ مکرّم ﷺ کا دیکھے گا گنبد
فقط وہ، ہے جس کی نظر خوبصورت

درودِ پیمبر ﷺ کی کثرت سے ہو گی
ہر اک شام، ہر اک سحر خوبصورت

جمی ہیں مدینے کے ذرّوں پہ نظریں
نہیں کچھ بھی لعل و گہر خوب صورت

جو سرکار ﷺ کے نام لیوا ہیں، ان کی
تواریخ اچھی، سِیَر خوبصورت

سفر اور سب رنج دِہ ہیں، سَقَر ہیں
ہے طیبہ کی جانب سفر خوب صورت

جہاں میرے سرکار ﷺ جلوہ نما ہیں
وہ در خوبصورت، نگر خوبصورت

تعلّق مدینے سے نکلا ہے اُس کا
کوئی شے بھی پائی اگر خوبصورت

مدینے سے محمودؔ آیا بُلاوا
خبر خوبصورت، اثر خوبصورت

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

دل میں جب یادِ مدینہ کے دیے روشن ہوئے
میری آنکھوں میں لگن کے قمقمے روشن ہوئے

نورِ نعتِ مصطفیٰ ﷺ کی بڑھ گئی جب روشنی
ہو گئیں بحریں منور، قافیے روشن ہوئے

نعت کے مضمون مجھ کو مل گئے قرآن سے
ضو فگن جب متن پایا، حاشیے روشن ہوئے

سورج اترا ذکرِ سرور ﷺ کا مرے افکار پر
سوچ کے جتنے تھے میرے زاویے، روشن ہوئے

ماسوا کی بات نذرِ ظلمتِ دنیا ہوئی
حرف سارے ان کی مدحت میں مرے روشن ہوئے

پہلے تو محمودؔ تارے سارے اندھیارے میں تھے
جب قدم اُن پر نبی ﷺ کے آ گئے، روشن ہوئے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

نعتیہ کاوشوں کا ملا ماحصل ہمیں
سوجھے ہیں پیش آمدہ عُقدوں کے حل ہمیں

ہم آج ذکرِ سرورِ عالم ﷺ میں ہیں مگن
یہ ذکر دے گا فائدہ محشر میں کل ہمیں

ماں باپ نے بہ فیضِ کرم ہائے مصطفیٰ ﷺ
کرنا سکھایا ہی نہیں مکر و دغل ہمیں

کرتے رہے ہیں اس کے لیے مشق عمر بھر
وردِ درود کرنا ہے وقتِ اجل ہمیں

آقا ﷺ نے جو نظام دیا، اس میں حشر تک
کرنا نہیں ذرا سا بھی ردّ و بدل ہمیں

محمودؔ اُس پہ چل کے نہ توقیر کیوں ملے
سرکار ﷺ نے دیا ہے جو درسِ عمل ہمیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

احقر پہ لُطف بار ہے داور ابھی بہت
طَیبہ کے آئیں گے نظر منظر ابھی بہت

دو چہرے والوں کا ہے حدیثِ نبی ﷺ میں ذکر
پھرتے ہیں لوگ چہرے بدل کر ابھی بہت

خود جا کے دیکھ لیجیے' آ جائیں گے نظر
آگے مُواجِہہ کے' جھکے سر ابھی بہت

اَخلافِ بُولہب کی نہیں ہے کمی کوئی
دُشمن نبی ﷺ کے ہیں هُوَ الْاَبْتَرُ ابھی بہت

وردِ درودِ سرورِ کونین ﷺ حَبّذا
مصروف اِس میں ہے مرا گھر بھر ابھی بہت

کچھ ماہ و سال اور خدا نے اگر دیے
نعتیں کہے گا مجھ سا ثنا گر ابھی بہت

☆☆☆

راجا رشید محمودؔ کے مجموعہ ہائے نعت

اُردو

1-وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ شاعر کا پہلا اُردو مجموعۂ نعت جس میں ۲ حمدیں' ۷۳ نعتیں اور ۱۴ مناقب ہیں۔ ۱۹۷۷ء' ۱۹۸۱ء' ۱۹۹۳ء (۱۳۶ صفحات)

2-حدیثِ شوق ۷۸ نعتیں ہیں۔ ۳۳ اربابِ علم و دانش کی آرا بھی شامل ہیں۔ ۱۹۸۲ء' ۱۹۸۴ء' ۱۹۸۶ء (۱۷۶ صفحات)

3-منشورِ نعت پانچ سو اُردو اور ۱۶۰ پنجابی فردیات۔ اُردو اور پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ ۱۹۸۸ء (۱۷۶ صفحات)

4-سیرتِ منظوم نعت کی دُنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت۔ ۱۰۱ قطعات۔ (خطاط: محمد یوسف نگینہ) ۱۹۹۲ء (۱۲۸ صفحات)

5-۹۲ — نعتیہ قطعات۔ حضورِ اکرم ﷺ کے اسمِ گرامی ''محمد'' (ﷺ) کے عدد کی نسبت سے۔ دیباچہ بعنوان ''کائنات کے ۹۲ پائیدار عناصر'' (خطاط: جمیل احمد قریشی تنویر رقم مرحوم) ۱۹۹۳ء (۱۱۲ صفحات)

6-شہرِ کرم ۹۲ + ۱ نعتیں' ۱۴۳ فردیات' ۱۷۸ متفرق اشعار اور ۹۷ قطعات۔ دُنیائے شعر میں اپنے موضوع پر پہلا مجموعہ نعت جس کے ہر شعر میں مدینہ طیبہ کا ذکر ہے۔ ۲۰ نادر تصاویر۔ ۱۹۹۶ء (۱۹۲ صفحات)

7-مدیحِ سرکار ﷺ حضور ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیبہ کے حوالے سے ۶۳ نعتیں اور ۶۳ فردیات۔ ۱۹۹۷ء (۱۴۴ صفحات)

8-قطعاتِ نعت ۲۷ نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶ قطعات۔ ۱۹۹۸ء (۱۱۰ صفحات)

9-حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ ایک حمد + ۶۳ نعتیں + ۶۳ فردیات۔ دُنیا کا پہلا مجموعۂ نعت جس کے ہر شعر میں درود پاک کا ذکر ہے۔ ۱۹۹۸ء (۱۵۴ صفحات)

10-مخمّساتِ نعت دُنیائے نعت میں مخمسات کی ہیئت میں پہلا مجموعہ نعت۔ ۵۰ خمسے۔ بعض میں نئے تجربے بھی کیے گئے ہیں۔ ۱۹۹۹ء (۱۱۲ صفحات)

11-تضامینِ نعت حکیم الامت علّامہ محمد اقبالؒ کے ۵۳ اشعارِ نعت پر تضمینیں۔ اس حوالے سے اولیت کا حامل مجموعہ۔ ۲۰۰۰ء (۱۴۴ صفحات)

12-فردیاتِ نعت ۵۸۰ فردیات۔ اُردو فردیات کا پہلا مجموعہ۔ اس میں ''منشورِ نعت'' والے اشعار شامل نہیں۔ ۲۰۰۰ (۱۰۸ صفحات)

13-کتابِ نعت ۲۰۰۰ (۵۳ نعتیں) ۱۱۲ صفحات

14-حرفِ نعت ۵۳ نعتیں (حضورِ اکرم ﷺ کے اسمِ گرامی ''احمد'' (ﷺ) کے عدد کی مناسبت سے۔ ۲۰۰۰ (۱۱۲ صفحات)

15-نعت ۵۳ نعتیں۔ ہر شعر میں ''نعت'' کا ذکر۔ اپنی نوعیت کا پہلا مجموعہ۔ ۲۰۰۱ (۱۱۲ صفحات)

16- سلامِ ارادت اس سے پہلے کسی شاعر کا غزل کی ہیئت میں نعتیہ سلاموں کا مجموعہ نہیں آیا۔ اولیت کے پرچم کے ساتھ۔ ۲۰۰۱ (۱۰۴ صفحات)

17-اشعارِ نعت شاعر کا دوسرا اُردو مجموعہ فردیات (۹۶ صفحات)

18-اوراقِ نعت ۵۳ نعتوں کا ایک اور مجموعہ جس کی پانچ نعتیں مدینہ طیبہ میں کہی گئیں۔ ۲۰۰۲ (۹۶ صفحات)

19-مدحتِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۵۳ نعتوں کا مجموعہ۔ ۲۰۰۲۔ صفحات ۹۶

20-عرفانِ نعت (''قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی'' کی عملی صورت) ۲۰۰۲۔ ۱۸۴ صفحات۔ دنیائے نعت میں اپنی نوعیت کی پہلی کاوش۔ ہر نعت کسی قرآنی آیت پر۔

21-دیارِ نعت ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۲۔ صفحات ۱۰۴

22-تسبیحِ نعت ۱۰۱ نعتیں۔ ۲۰۰۳۔ صفحات ۱۵۲

پنجابی

1-نعتاں دی اَتّی پنجابی کا پہلا مجموعہ نعت جس میں حضور ﷺ کے لیے 'تو' 'تم' یا 'اس' کا صیغہ استعمال نہیں کیا گیا۔ پنجابی کا پہلا مجموعہ نعت جس پر (۱۹۸۸ میں) صدارتی ایوارڈ ملا۔ ۶۳ نعتیں۔ ۱۹۸۷ (۱۴۴ صفحات)

2-حق دی تائید نعت و منقبت۔ ۱۹۵۶ (۸ صفحات)

3-ساڈے آقا سائیں ﷺ ۳۶۸ نعتیہ فردیات۔ پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ اس میں ''منشورِ نعت'' کا کوئی شعر شامل نہیں ہے۔ ۲۰۰۱ (۹۶ صفحات)

مجموعہ کلام ''منظومات'' (مطبوعہ ۱۹۹۵) میں ۱۹ نعتیں اور بچوں کے لیے نظموں کے مجموعے ''راج دُلارے'' (مطبوعہ ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۹۱) میں ایک حمد اور تین نعتیں ہیں۔

☆☆☆☆☆

نعتیہ مجموعوں کے علاوہ
راجا رشید محمود کی دیگر مطبوعات

(1) منظومات (نعتیں، مناقب، نظمیں) ۱۹۹۵۔ ۱۶۰ صفحات (2) راج دلارے (بچوں کے لیے نظمیں) ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۹۱۔ ۹۶ صفحات (3) پاکستان میں نعت (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۴۔ ۲۲۴ صفحات (4) غیر مسلموں کی نعت گوئی (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۴۔ ۴۴۰ صفحات (5) خواتین کی نعت گوئی (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۵۔ ۳۳۶ صفحات (6) نعت کیا ہے؟ ۱۹۹۵۔ ۱۱۲ صفحات (7) اُردو شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد اول۔ ۱۹۹۶۔ ۴۰۸ صفحات (8) اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد دوم۔ ۱۹۹۷۔ ۴۴۰ صفحات (9) مدحِ رسول ﷺ (انتخابِ نعت۔ بچوں کیلئے) ۱۹۷۳۔ ۱۹۸ صفحات (10) نعتِ خاتم المرسلین ﷺ (انتخاب) ۱۹۸۲، ۱۹۸۸، ۱۹۹۳۔ ۱۶۴ صفحات (11) نعتِ حافظ (حافظ پیلی بھیتی کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷۔ ۲۷۶ صفحات (12) قلزمِ رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب۔ ۱۹۸۷۔ ۹۶ صفحات (13) نعت کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب۔ مبسوط مقدمے کے ساتھ) ۱۰۲۷ نعتیہ منظومات۔ ۱۹۹۳۔ بڑے سائز کے ۸۱۶ صفحات (14) نزولِ وحی (تحقیق) ۱۹۹۸۔ ۱۳۲ صفحات (15) شعبِ ابی طالب (موضوع پر پہلا تحقیقی تجزیہ) ۱۹۹۹۔ ۲۱۶ صفحات (16) تسخیرِ عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ۔ ۱۹۹۳۔ ۲۵۶ صفحات (17) حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ۔ ۱۹۹۵۔ ۲۵۶ صفحات (18) میرے سرکار ﷺ۔ ۱۹۸۷۔ ۱۴۴ صفحات (19) حضور ﷺ اور بچے۔ ۱۹۹۳۔ ۱۱۲ صفحات (20) درود و سلام۔ ۱۱ ایڈیشن۔ ۱۲۸ صفحات (21) قرطاسِ محبت۔ ۱۹۹۲۔ ۱۴۴ صفحات (22) میلادِ مصطفیٰ ﷺ۔ ۱۹۹۱۔ ۴۸ صفحات (23) عظمتِ تاجدارِ ختم نبوت ﷺ۔ ۱۹۹۱۔ ۳۲ صفحات (24) احادیث اور معاشرہ۔ چار ایڈیشن۔ ۱۹۲ صفحات (25) ماں باپ کے حقوق۔ دو ایڈیشن۔ ۱۱۲ صفحات (26) حمد و نعت۔ ۱۹۸۸۔ ۲۲۴ صفحات (27) میلاد النبی ﷺ۔ ۱۹۸۸۔ ۳۳۶ صفحات (28) مدینۃ النبی ﷺ۔ ۱۹۸۸۔ ۲۲۴ صفحات (29) سفرِ سعادت منزلِ محبت۔ ۱۹۹۲۔ ۲۲۴ صفحات (30) دیارِ نور۔ ۱۹۹۵۔ ۱۱۲ صفحات (31) سرزمینِ محبت۔ ۱۹۹۹۔ ۱۱۲ صفحات (32) اقبال و احمد رضاؒ۔ چار ایڈیشن۔ ۱۱۲ صفحات (33) اقبال قائداعظم اور پاکستان۔ دو ایڈیشن۔ ۱۶۰ صفحات (34) قائدِ اعظم، افکار و کردار۔ ۱۹۸۵۔ ۱۶۰ صفحات (35) تحریکِ ہجرت۔ ۱۹۲۰۔ تین ایڈیشن۔ ۴۶۴ صفحات (36) ترجمہ خصائص الکبریٰ (37) ترجمہ فتوح الغیب (38) ترجمہ تعبیر الرؤیا (39) نظریہ پاکستان اور نصابی کتب۔ ۱۹۷۱۔ ۴۶۴ صفحات (40) مناقب سید ہجویریؒ (انتخاب و تدوین) ۲۰۰۲۔ ۷۲ صفحات۔ (41) سخنِ نعت۔ ۲۰۰۲۔ ۲۴۰ صفحات (42) حمدِ خالق (انتخاب و تدوین) ۲۰۰۳۔ ۲۳۲ صفحات

راجا رشید محمود کی زیرِ ادارت

ماہنامہ ''نعت'' کے پندرہ (15) سال

ہر شمارہ نعت یا سیرت کے موضوع پر خاص نمبر

۱۹۸۸ ☆ جنوری (حمدِ باری تعالیٰ) ☆ فروری (نعت کیا ہے' اول) ☆ مارچ (مدینۃ الرسول ﷺ 'اول و دوم) ☆ اپریل' جون (اُردو کے صاحبِ کتاب نعت گو' اول و دوم) ☆ جولائی (نعت قدسی) ☆ اگست (غیر مسلموں کی نعت' اول) ☆ ستمبر (رسولؐ نمبروں کا تعارف' اول) ☆ اکتوبر' نومبر' دسمبر (میلاد النبی ﷺ 'اول' دوم' سوم)

۱۹۸۹ ☆ جنوری' مئی (لاکھوں سلام' اول و دوم) ☆ فروری (رسول ﷺ نمبروں کا تعارف' دوم) ☆ مارچ' اپریل (معراج النبی ﷺ 'اول و دوم) ☆ جون (غیر مسلموں کی نعت' دوم) ☆ جولائی' اگست (کلامِ ضیاءُ القادری' اول و دوم) ☆ ستمبر (اُردو کے صاحبِ کتاب نعت گو' سوم) ☆ اکتوبر' نومبر' دسمبر (درود و سلام' اول' دوم و سوم)

۱۹۹۰ ☆ جنوری (حسن رضا بریلوی کی نعت) ☆ فروری (رسولؐ نمبروں کا تعارف' سوم) ☆ مارچ' اپریل' مئی' نومبر' دسمبر (درود و سلام' چہارم' پنجم' ششم' ہفتم' ہشتم) ☆ جون (غیر مسلموں کی نعت' سوم) ☆ جولائی (اُردو کے صاحبِ کتاب نعت گو' چہارم) ☆ اگست (وارثیوں کی نعت) ☆ ستمبر (آزاد بیکانیری کی نعت' اول) ☆ اکتوبر (میلاد النبی ﷺ 'چہارم)

۱۹۹۱ ☆ جنوری' فروری' مارچ' اپریل' مئی (شہیدانِ ناموسِ رسالت' اول' دوم' سوم' چہارم' پنجم) ☆ جون (غریب سہارنپوری کی نعت ☆ جولائی (نعتیہ مسدس) ☆ اگست (فیضانِ رضا) ☆ ستمبر (عربی ادب میں ذکرِ میلاد) ☆ اکتوبر (سراپائے سرکار ﷺ 'اول) ☆ نومبر (اقبال کی نعت) ☆ دسمبر (حضور ﷺ کا بچپن)

۱۹۹۲ ☆ جنوری (نعتیہ رباعیات) ☆ فروری (آزاد بیکانیری کی نعت' دوم) ☆ مارچ (نعت

کے سائے میں) ☆ اپریل' مئی' جون (پیر کے دن کی اہمیت' اول' دوم و سوم) ☆ جولائی (غیر مسلموں کی نعت' چہارم) ☆ اگست (آزاد نعتیہ نظم) ☆ ستمبر (سیرتِ منظوم) ☆ اکتوبر (سراپائے سرکار ﷺ ' دوم) ☆ نومبر دسمبر (سفرِ سعادت' منزلِ محبت' اشاعتِ خصوصی)

۱۹۹۳ ☆ جنوری (۹۲۔ قطعات) ☆ فروری (عربی نعت اور علامہ نبہانی") ☆ مارچ (ستار وارثی کی نعت گوئی) ☆ اپریل (حضور ﷺ اور بچے) ☆ مئی (حضور ﷺ کے سیاہ فام رفقا) ☆ جون (بہزاد لکھنوی کی نعت) ☆ جولائی' اگست (تسخیرِ عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ۔ اشاعتِ خصوصی) ☆ ستمبر (رسولؐ نمبروں کا تعارف' چہارم) ☆ اکتوبر (نعت ہی نعت' اول) ☆ نومبر (یارسولَ اللہ ﷺ) ☆ دسمبر (حضور ﷺ کی رشتہ دار خواتین)

۱۹۹۴ ☆ جنوری (محمد حسین فقیر کی نعت) ☆ فروری' اکتوبر (نعت ہی نعت' دوم و سوم) ☆ مارچ (تضمینیں) ☆ اپریل (حضور ﷺ کی معاشی زندگی) ☆ مئی (اختر الحامدی کی نعت) ☆ جون (مدینۃ الرسول ﷺ 'سوم) ☆ جولائی (شیوا بریلوی اور جمیل نظر کی نعت) ☆ اگست (دیارِ نور) ☆ ستمبر (بے چین رجپوری کی نعت) ☆ نومبر (نورٌ علیٰ نور) ☆ دسمبر (معراج النبی ﷺ 'سوم)

۱۹۹۵ ☆ جنوری (حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ) ☆ فروری (استغاثے ☆ مارچ' ستمبر (نعت ہی نعت' چہارم و پنجم) ☆ اپریل' مئی' جون (نعت کیا ہے' دوم' سوم' چہارم) ☆ جولائی اگست (خواتین کی نعت گوئی۔ اشاعتِ خصوصی) ☆ اکتوبر (کافی کی نعت) ☆ نومبر (غیر مسلموں کی نعت گوئی' اشاعتِ خصوصی) ☆ دسمبر (انتخابِ نعت)

۱۹۹۶ ☆ جنوری (لطف بریلوی کی نعت) ☆ فروری (نعت ہی نعت' ششم) ☆ مارچ اپریل (اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا' اول' اشاعتِ خصوصی) ☆ مئی (ہجرتِ مصطفیٰ ﷺ) ☆ جون (سرکار ﷺ دی سیرت: سال وار) ☆ جولائی (حضور ﷺ کے لیے لفظ ''آپ'' کا استعمال ☆ اگست (ظہورِ قدسی) ☆ ستمبر اکتوبر (اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا' دوم' اشاعتِ خصوصی ☆ نومبر (مجھے انؐ سے پیار ہے) ☆ دسمبر (ضلع اٹک کے نعت گو)

۱۹۹۷ ☆ جنوری (شہرِ کرم۔ مصطفیٰ نگر) ☆ فروری (نعت ہی نعت' ہفتم) ☆ مارچ (ہُوا یہ کہ ......) ☆ اپریل (جوہر میرٹھی کی نعت ☆ مئی (حضور ﷺ داویریاں نال سلوک) ☆ جون (دربارِ رسول

ﷺ سے اعزاز یافتہ خواتین) ☆جولائی (احمد رضا بریلوی کی نعت) ☆اگست (مدیحِ سرکار ﷺ ☆ستمبر (گجرات کے پنجابی نعت گو) ☆اکتوبر (تہنیت النسا تہنیت کی نعت) ☆نومبر (اُردو نعت اور عساکرِ پاکستان) ☆دسمبر (ڈاکٹر فقیر کی نعتیہ شاعری)

۱۹۹۸ ☆جنوری (نزولِ وحی) ☆فروری (ضلع گجرات کے اُردو نعت گو شعرا ☆مارچ (قطعاتِ نعت) ☆اپریل/دسمبر (نعت ہی نعت، ہشتم، نہم) ☆مئی (ہجرتِ حبشہ) ☆جون (عبدالقدیر حسرت کی حمد و نعت) ☆جولائی (ماہنامہ "نعت" کے اداریے) ☆اگست (نعت اور ضلع سرگودھا کے شعرا) ☆ستمبر، اکتوبر (ماہنامہ "نعت" کے دس سال۔ اشاعتِ خصوصی) ☆نومبر (حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ)

۱۹۹۹ ☆جنوری (کراچی کے شعراءِ نعت) ☆فروری (حقیر فاروقی کی نعت) ☆مارچ (نعتیہ تبرکات) ☆اپریل (سرکار ﷺ دی جنگی زندگی) ☆مئی (حضور ﷺ کی مکی زندگی کے مسلمان ☆جون (حمید صدیقی کی نعت گوئی) ☆جولائی اگست (تحفظِ ناموسِ رسالت۔ اشاعتِ خصوصی) ☆ستمبر (مخمساتِ نعت) ☆اکتوبر (نعت ہی نعت، دہم) ☆نومبر (امیر مینائی کی نعت) ☆دسمبر (عابد بریلوی کی نعت)

۲۰۰۰ ☆جنوری (اعزاز یافتہ صحابہؓ) ☆فروری (موجِ نور) ☆مارچ (سرزمینِ محبت) ☆اپریل (ہمارے حضور ﷺ کی زندگی) ☆مئی جون (شعبِ ابی طالب۔ اشاعتِ خصوصی) ☆جولائی (نور نبی ﷺ دیاں کرناں) ☆اگست (نعت ہی نعت۔ گیارھواں حصہ ☆ستمبر، اکتوبر (تحقیق/سرقہ۔ اشاعتِ خصوصی ☆نومبر (حرفِ نعت ☆دسمبر (سندھ کے نعت گو)

۲۰۰۱ ☆جنوری (مفتی غلام سرور لاہوری کی نعت) ☆فروری (فردیاتِ نعت) ☆مارچ (تضامینِ نعت) ☆اپریل (بیعتِ عقبہ) ☆مئی (نعت) ☆جون (ظفر علی خاں کی نعت) ☆جولائی (ساڈے آقا سائیں ﷺ) ☆اگست (سلامِ ارادت) ☆ستمبر (نعت ہی نعت۔ ۱۲واں حصہ) ☆اکتوبر (سلامِ ضیا۔ اول) ☆نومبر (کتابِ نعت) ☆دسمبر (راولپنڈی کے نعت گو)

۲۰۰۲ ☆جنوری (اشعارِ نعت) ☆فروری مارچ (سلامِ ضیا، دوم) ☆اپریل، مئی، جولائی (نعت ہی نعت۔ ۱۳واں، ۱۴واں حصہ) ☆جون (اوراقِ نعت) ☆اگست (عربی نعت) ☆ستمبر (مدحتِ سرور ﷺ) ☆اکتوبر نومبر (عرفانِ نعت۔ اشاعت خصوصی) ☆دسمبر (دیارِ نعت)

اخبارِ نعت

سیّد ہجویر نعت کونسل

1- ۳ مارچ ۲۰۰۳ (پیر) کو بعد نمازِ مغرب سیدِ ہجویر نعت کونسل کے زیرِ اہتمام دوسرے سال کا تیسرا ماہانہ نعتیہ مشاعرہ مرکزِ معارفِ اولیا، داتا دربار کمپلکس کی نشست گاہ میں ہوا۔ رفیع الدین ذکی قریشی صدرِ مشاعرہ تھے۔ کیپٹن (ر) محمد مظہر حمید، ڈائرکٹر سمال انڈسٹریز لاہور مہمانِ خصوصی اور "لکھاری" شاہدرہ کے مدیر محمد اقبال زخمی مہمانِ اعزاز تھے۔

معروف نعت گو سید محمد عبدالعزیز شرقی ۱۹۰۶ میں مہد پور (جالندھر) میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے اپنی زندگی کے آخری ۲۳ برس مدینۂ طیّبہ میں آقا حضور ﷺ کی بارگاہ میں بسر کیے اور جنّت البقیع میں مدفون ہیں۔ ان کا مجموعۂ نعت "فیوض الحرمین" ۱۹۸۰ میں شائع ہوا اور ۴ مارچ 1995 کو وہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ طرح کے لیے ان کا درجِ ذیل مصرع دیا گیا تھا:

"یہ سارا فیض، مَیں قرباں مرے حضور ﷺ کا ہے"

مرکزِ معارفِ اولیا کے حافظ مختار احمد ندیم نے تلاوتِ قرآن مجید سے اور مشہور نعت خواں صاحبزادہ سید اوصاف علی شاہ نے کلامِ شرقی سے مشاعرے کا آغاز کیا۔ مشاعرے میں صاحبِ صدارت رفیع الدین ذکی قریشی کے علاوہ محمد بشیر رزمی، سکواڈرن لیڈر (ر) نیاز اے صوفی، ہارون الرشید ارشد، پیرزادہ حمید صابری، شہزاد مجددی، محمد حنیف نازش قادری (کاموکے)، آصف بشیر چشتی (فیصل آباد)، بشیر رحمانی، ضیا نیر، ثاقب علوی (کاموکے)، ڈاکٹر انجم فاروقی، محمد لطیف، محمد ارشاد بھٹی (کاموکے)، سحر فارانی (کاموکے)، شاہد قادری (کاموکے)، اعجاز فیروز اعجاز، اشفاق فلک، حافظ محمد صادق، سید عبدالعلی شوکت، حافظ غلام رسول ساقی (گوجرانوالا) اور راجا رشید محمود (ناظم مشاعرہ) کی طرحی نعتیں سامنے آئیں۔ طارق سلطانپوری (حسن ابدال)، صدیق فتحپوری (کراچی)، غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)، بابو محمد رمضان شاہد (گوجرانوالا) اور

رفاقت سعیدی (کاموکے) کا کلام بعد میں ملا۔

غیر طرحی دور میں اقبال زخمی، اقبال دیوانہ، عزیز کامل، عابد اجمیری، ایوب زخمی اور مدیرِ نعت نے حصہ لیا۔

گرہ کی یہ صورتیں سامنے آئیں:

سید عبدالعزیز شرقی:
فضا میں کیف ہے اور کیف میں سرور سا ہے
یہ سارا فیض، مَیں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے

رفیع الدین ذکی قریشی: (صاحبِ صدارت)
ہمیں جو جرم و خطا پر سزا نہیں ملتی
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

عذاب جرمِ کبیرہ پہ جو نہیں آتا
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

خدا خیال جو رکھتا ہے عاصیوں کا بھی
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

خدا نے ہم کو بنایا جو اشرف المخلوق
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

خدا نے بخشی ہے خیر الامم کی جو عظمت
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

سلیقہ نعت نگاری کا کب مجھے تھا ذکی
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

طارق سلطانپوری: (حسن ابدال)
چراغ آج جو روشن ہیں علم و حکمت کے
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

شہزاد مجددی:
کیے ہوئے ہیں گوارا ہمیں جو ارض و سما
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

سحر فارانی: (کاموکے)
جہاں میں گونج رہی ہے جو لا الٰہ کی صدا
"یہ سارا فیض، مَیں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

محمد لطیف:
مری شناخت جو ہے نعت کے حوالے سے
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

انجم فاروقی:
بڑے خلیق مدینے کے لوگ ہیں انجم
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

ثاقب علوی: (کاموکے)
یہ بوعلیؒ و معینؒ و فریدؒ و داتا حضورؒ
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

صدیق فتحپوری: (کراچی)
نہ ہوتے آپ تو ہوتا نہ عالمِ امکاں
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

بشیر رزمی:
نزولِ رحمتِ خالق ہے مجھ پہ شام و سحر
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

حافظ محمد صادق:
نجوم و مہر و قمر کی ضیا، دھنک کے رنگ
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

آصف بشیر چشتی: (فیصل آباد)
یہ غرق بحرِ ثنا میں جو ہو چکا آصف
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

نیاز اے صوفی:
وہ حشمِ دہر کے تیور، یہ رسمِ عشق و جنوں
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

اعجاز فیروز اعجاز:
جہانِ قلب و نظر میں شعور نور کا ہے
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

رفاقت سعیدی: (کاموکے)
اُجالا دونوں جہاں میں نبی ﷺ کے نور کا ہے
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

غلام رسول ساقی: (گوجرانوالا)
یہ مہر و ماہ کا جلوہ نبی ﷺ کے نور کا ہے
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

محمد رمضان شاہد: (گوجرانوالا)

چمن چمن میں محبت کی بارشیں اتریں
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

شاہد قادری: (کاموکے)

یہ خوب لکھی ہیں نعتیں سبھی نے مصرع پر
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
نماز، روزہ و حج و زکوٰۃ اے شاہد
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

ضیا نیر:

وہی پیمبرِ رحمت ﷺ ہیں غم گسارِ بشر
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
ہمیں جو ربّ دو عالم نے نعمتیں بخشیں
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
کرم انہی کا ہے ہر سُو جہاں میں سایہ فگن
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

بشیر رحمانی:

حیاتِ دل ہے نشاطِ نظر، ثباتِ یقیں
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
یہ بھائی چارہ، یہ ایثار، یہ خلوص و وفا
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
میں زحمتوں میں بھی رحمت بدوش رہتا ہوں
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
ہم ایسے سہل پسندوں کا ہے بھرم قائم
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
گناہگاروں کو بھی ہے نوید بخشش کی
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
دل و نظر میں فروزاں ہے شمعِ ایمانی

"یہ سارا فیض، کیں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
گلوں کا نرم تبسم یہ نازشِ انجم
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

محمد حنیف نازش قادری: (کاموکے)

سوالی مہرِ درخشاں مرے حضور ﷺ کا ہے
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
سبھی پہ لطفِ فراواں مرے حضور ﷺ کا ہے
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
ہر اک پہ سایۂ داماں مرے حضور ﷺ کا ہے
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
نفس نفس میں چراغاں مرے حضور ﷺ کا ہے
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
ہر ایک عہد پہ احساں مرے حضور ﷺ کا ہے
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
کرم یہ کس کا ہے، ہاں ہاں مرے حضور ﷺ کا ہے
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

حمید صابری:

یہ روشنی، یہ سحر تاب سورجوں کا ہجوم
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
یہ رنگ و نور، یہ خوشبو یہ چاندنی، یہ بہار
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
وقار دہر میں اونچا ہے ابنِ آدم کا
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
جو ظلمتوں پہ اُجالوں کی حکمرانی ہے
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

ادھر گلوں کی قطاریں، ادھر ہیں نظّارے
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
جو بحر و بر میں یہ وحدانیت کے چرچے ہیں
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
ہر ایک دور میں عظمت بدوش ہے انساں
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
خطا شعار پہ ہر آن جو عطائیں ہیں
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
نصیب کیف ہے دوری میں بھی حضوری کا
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
صداقتوں کے پھریرے کشادہ ہیں ہر سُو
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
مدام رحمتِ حق خشک و تر پہ ہے نازل
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
جو لغزشوں میں برابر ہیں بخششیں مجھ پر
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
بشر کے حصے میں آئی ہے معرفت حق کی
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
بتانِ دہر کے لب پر صدائے اِلّا اللہ
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

راجارشید محمود:

کرم جو سایہ فگن ہر طرف غفور کا ہے
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
نجوم و شمس و قمر کی جو ہے درخشانی

"یہ سارا فیض، مَیں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
یہ باغ و راغ، یہ کلیاں، یہ پھول، یہ سبزہ
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
ہیں ان کے زیرِ قدم وسعتیں دو عالم کی
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
نظامِ شمسی یہ سارا، گلیکسیاں ساری
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
محیطِ عالمِ انسانیت ہے کس کا کرم
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
رہینِ منتِ رحمت ہے نظم دنیا کا
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
ہر ایک شے ہے جہاں کی، انھی کے زیرِ اثر
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
ہوئی جو مزرعِ احساس بھی ہری شاداب
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
جو راہیں سیدھی فن و فکر کی، نظر میں ہیں
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
یہ فکر و نطق، یہ الفاظ یہ بیاں اپنا
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
میں بندہ بھی ہوں، مسلماں بھی، نعت گو بھی ہوں
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"
جو بحرِ فکر میں محمودؔ کے، تموّج ہے
"یہ سارا فیض، مَیں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

2- دوسرے سال کا چوتھا ماہنامہ نعتیہ مشاعرہ ۷۔اپریل (پیر) کو سات بجے شام مرکزِ معارفِ اولیا' داتا دربار میں ہوگا۔شہیدِ مدینہ کرامت علی خاں شہیدیؔ بریلوی ۷۔اپریل ۱۸۴۰ء کو مدینہ طیّبہ میں گنبدِ خضرا پر پہلی نظر پڑتے ہی اپنے ربِّ کریم کے پاس چلے گئے تھے۔ان کا یہ مصرع' طرح کے لیے دیا گیا ہے:

"زباں پر میری' جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"

3- آیندہ مشاعرہ ۵ مئی (پیر) کو بعد نمازِ مغرب ہوگا۔۳ مئی ۱۹۳۳ کو فوت ہونے والے سید علی حیدر نظمؔ طباطبائی کا یہ مصرع' طرح کے لیے منتخب کیا گیا ہے:

"ہنسے غنچے' کھلے گل' ابرِ تر اٹھا' نسیم آئی"

متفرقات:

1- ۲۲ فروری کو حلقہ اعجازِ ادب کا سالانہ نعتیہ مشاعرہ مدیرِ نعت کی صدارت میں ہوا۔عبدالحکیم وفاؔ نیازائے صوفیؔ اور صوفی محمد یعقوب مہمانانِ خصوصی تھے۔اقبال دیوانہ' خلشؔ بجنوری' ڈاکٹر انجم فاروقی' محمد لطیفؔ' احمد فریدؔ' ایم آر شاہدؔ' گل نوخیز اختر' محمد اعظم خاں' اقبال راہیؔ' رضوانہ کنک' فریدہ خانمؔ' توقیرؔ نقوی اور دوسرے شعرا نے اپنا نعتیہ کلام سنایا۔محمد ثناء اللہ بٹ اور دوسرے کئی صاحبِ علم حضرات سامعین میں تھے۔

2- ۲ مارچ کو اکادمی ادبیات پاکستان کے ریجنل آفس (حمزہ بلاک' علامہ اقبال ٹاؤن) میں میر انیسؔ کے دوسو سالہ جشنِ ولادت کے سلسلے میں مجلسِ مذاکرہ ہوئی۔سید وحید الحسن ہاشمی نے صدارت کی۔مشکور حسین یادؔ' ڈاکٹر شبیہ الحسن' پروفیسر عبدالکریم خالد اور حسن عسکری کاظمی نے مقالے پڑھے۔سید محمد رضا زیدی نے انیسؔ کی غزل سنائی۔مدیرِ نعت نے بھی شرکت کی۔

3- ۲ مارچ (اتوار) کو بہبودِ انسانیت کمیٹی (رجسٹرڈ) جوڑا پیر کالونی' ساہو واڑی روڈ' باغبانپورہ لاہور کا ۱۷واں سالانہ اجلاس انگوری باغ سکیم میں ہوا۔صدارت راجا رشید محمودؔ (مدیرِ نعت) نے کی۔شاہد لطیف مہمانِ خصوصی تھے۔کمیٹی کے سیکرٹری محمد اشرف نے کمیٹی کا سولہ سالہ

ریکارڈ پیش کیا۔قاری عبداللطیف نے تلاوتِ کلامِ پاک کی اور مولانا سیفی نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔

مدیرِ نعت نے اپنے صدارتی خطاب میں حقوق العباد کے حوالے سے گفتگو کی اور کمیٹی کے طریق کار کی تحسین کرتے ہوئے اس کا یہ پیغام واضح کیا کہ اس ادارے کے ذریعے ہو یا انفرادی طور پر' مستحقین کی مدد کرنا اور کسی یتیم' بیوہ' عسرت زدہ کے لیے دستِ تعاون بڑھانا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ کریم ﷺ کو بہت پسند ہے۔اس لیے سب حاضرین اس سب سے اہم نیک کام کے لیے کمرِ ہمت باندھ لیں۔مدیرِ نعت برسوں سے اس کمیٹی کے رُکن ہیں۔

4- ۶'۷'۸ مارچ کو وفاقی وزارتِ تعلیم کے زیرِ اہتمام آزاد کشمیر کی نصابی کتب کی منظوری کے لیے اسلام آباد میں قومی ریویو کمیٹی کا اجلاس ہوا۔اُردو برائے جماعت ہفتم کی کمیٹی میں مدیرِ نعت بھی شامل تھے۔

5- ۱۶ مارچ (اتوار۔۱۲ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ) کو جامع مسجد عکسِ گنبدِ خضرا' اپر مال لاہور میں ایوانِ درود و سلام کے زیرِ اہتمام "ماہانہ حلقۂ درودِ پاک" قائم ہوا۔حسبِ معمول خاموشی سے درود پاک پڑھنے کے بعد ناصر حسین انصاری' عمیر غلام محمد نے نعت خوانی اور مولانا قاری محمد عمر نے تلاوتِ قرآنِ پاک کی۔ایوانِ درود و سلام کے بانی راجا رشید محمودؔ نے درود و سلام کے موضوع پر گفتگو کی اور دُعا کرائی۔

6- ۲۵ مارچ کو ریڈیو پاکستان لاہور کی پندرہ روزہ "محفلِ میلاد" کی ریکارڈنگ ہوئی۔محبوب احمد ہمدانی' اختر قریشی' شفیق حسین نظامی' نور حسین نقشبندی اور قاری محمد زبیر چشتی نے نعت خوانی کی۔مدیرِ نعت نے "غم کے مواقع پر اُسوۂ حضور ﷺ کی رہنمائی" کے عنوان سے تقریر کی اور دُعا کرائی۔مصطفیٰ کمال پروڈیوسر اور ضمیر فاطمی میزبان تھے۔یہ "محفلِ میلاد" ۲۷ مارچ ۲۰۰۳ کو نشر ہوئی۔

انٹرویو

ادبی مجلہ ''خیال وفن'' دوحہ (قطر)/ لاہور کے ''ادبی انٹرویوز نمبر''

(اکتوبر 2002 میں مدیر نعت کا انٹرویو)

(یہ انٹرویو 'خیال وفن' کے مدیر محمد شعیب مرزا نے جنوری 2002 میں لیا)

سوال: پورا نام مع قلمی نام؟

جواب: نام رشید احمد۔ قلمی نام راجا رشید محمود۔

سوال: تاریخ پیدائش؟ شہر پیدائش؟ آبائی شہر؟ موجودہ رہائشی شہر؟ یہ کب سے ہے؟

جواب: 23 اگست 1939 کو اپنے ننھیال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوا۔ آبائی گاؤں کھجولا (نزد چوا سیدن شاہ) جو اَب ضلع جہلم کے بجائے ضلع چکوال میں ہے۔ موجودہ رہائش 1958ء سے لاہور میں ہے۔

سوال: گھریلو پس منظر؟ کوئی گھریلو ادبی وعلمی حوالہ؟

جواب: خاندان جنجوعہ راجپوت۔ والد صاحب راجا غلام محمدؒ پہلے فوج، پھر پولیس میں رہے۔ بعدازاں حیدرآباد دکن (مدکھیڑ ضلع ناندیڑ) میں زمینیں خرید لیں اور آبائی جگہ چھوڑ کر وہاں سکونت اختیار کر لی۔ 1948ء میں سقوطِ دکن کے وقت مہاجرت کے عالم میں پاکستان آئے تو ضلع سرگودھا میں قیام پذیر ہوئے۔ دس بارہ برس بعد لاہور آ گئے۔

قبلہ والدی راجا غلام محمدؒ کے علمی، ثقافتی، سماجی اور دینی موضوعات پر مضامین اخبارات و رسائل میں چھپتے رہے۔ ان کی معرکۃ الآرا کتاب ''امتیازِ حق'' جو تحقیق و تفحص کے ساتھ ساتھ ادب وانشا کا بھی اچھا نمونہ ہے، متعدد بار پاکستان اور بھارت کے اشاعتی

اداروں نے چھاپی۔ اس کتاب کے مطالعے کے بعد ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر آف سائنس حکیم محمود احمد برکاتی، ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ڈاکٹر محب الحق اعظمی (علی گڑھ)، حکیم محمد نصیر الدین ندوی، حافظ مظہر الدین، محمد عبدالشاہد شروانی، میاں عبدالرشید، پروفیسر الطاف فاطمہ، پروفیسر سید سبط حسن، ڈاکٹر نظیر حسنین زیدی، پروفیسر فیاض کاوش، پروفیسر سید محمد عارف، پروفیسر سید خورشید حسین بخاری، محمد اسرائیل، پروفیسر عبدالرشید فاروقی اور بہت سے دوسرے محققین وارباب دانش نے خراجِ تحسین پیش کیا۔

والدِ مکرم علیہ الرحمہ نے لاہور میں آتے ہی ادارہ ابطالِ باطل کی بنیاد رکھی جس کے وہ تاحیات (16 مئی 1988 تک) صدر رہے اور دینی، سیاسی اور سماجی غلط کاریوں کے بطلان کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔

میرے بڑے بیٹے اظہر محمود نے اپنے ہفت روزہ ''ملتان روڈ نیوز'' لاہور کی ایک اشاعتِ خصوصی (25 مئی 1990) میں ان کے علمی، صحافتی اور ثقافتی کارناموں اور سوانح پر مضامینِ نظم ونثر شائع کیے۔ ان میں چودھری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ، خواجہ رضی حیدر (ڈپٹی ڈائریکٹر، قائدِ اعظمؒ اکادمی، کراچی)، سید نور محمد قادری مرحوم، پروفیسر سید سجاد رضوی مرحوم، پروفیسر محمد اکرم رضا، پروفیسر خلیل احمد نوری اور دیگر اربابِ علم وفضل کے مضامین اور صباؔ متھراوی مرحوم، اصغر حسین خان نظیرؔ لودھیانوی مرحوم، صابرؔ براری اور قمرؔ یزدانی کی منظومات شامل تھیں۔ ضلع چکوال کے ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی کی مرتبہ ''تاریخ چکوال'' میں لکھا ہے:

''راجا غلام محمد مرحوم شفقت ومحبت کا پیکر تھے۔ تکلف، بناوٹ، تصنع اور ریاکاری ایسی مکروہ صفتوں سے بالکل عاری تھے۔ ان کی زندگی کا طرۂ امتیاز دو

قومی نظریہ اور اسلامی تشخص تھا جس کے ڈانڈے عشقِ مصطفوی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جا ملتے ہیں۔ وہ پولیس میں تھے تو ان کی قراءت سن کر ایک عیسائی نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ وہ اسلام کے معاملے میں کسی رُو رعایت اور مصلحت کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھتے تھے۔ پاکستان کے استحکام، مسلمانوں کے حسنِ معاشرت اور برائیوں کے استیصال کے لیے ہمیشہ زبان و قلم سے کام لیتے رہے۔ گوناگوں صفات کے حامل راجا غلام محمدؒ 16 مئی 1988 کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ ان کی رحلت پر متعدد شعرا نے تاریخ ہائے وفات کہیں اور مشاہیر نے تعزیتی پیغامات میں ان کی خدمات کی تعریف کی۔ (ص 347، 348)

میں نے جنوری 1988 سے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایما پر ماہنامہ ''نعت'' کا اجرا کیا جو دسمبر 2001ء میں اپنی باقاعدہ اشاعت کے 14 سال پورے کر چکا ہے۔ اور پندرھویں برس کا پہلا شمارہ بھی چھپ چکا ہے (1) ماہنامہ ''نعت'' کا ہر شمارہ نعت یا سیرت کے کسی ایک موضوع پر خاص نمبر ہوتا ہے۔ کم از کم صفحات 112 ہوتے ہیں (سوائے چھے سات شماروں کے، کہ وہ 96 یا 104 صفحات پر چھپے)۔ بعض شمارے 128، 144، 152، 224، 400، 448 صفحات پر بھی شائع ہوئے۔ چودہ برس (1988 تا 2001) کی مستقل اور باقاعدہ اشاعت میں ماہنامہ ''نعت'' کے 19،878 صفحات شائع ہوئے۔ 563 مقالات و مضامین چھپے۔ 6000 سے زائد شعرا کی کاوشیں ''نعت'' کی زینت بنیں۔ 570 مجموعہ ہائے نعت کا تعارف شائع ہوا۔ رسائل و جرائد کے 193 ''رسولؐ نمبروں'' کا تعارف نذرِ قارئین کیا گیا اور مختلف موضوعات اور مختلف اصنافِ سخن میں 6789 نعتیں اور

ہزاروں نعتوں کے منتخب اشعار شائع ہوئے۔ اس کام میں میری بیٹی شہناز کوثر، بیٹا اظہر محمود اور چھوٹا بیٹا راجا اختر محمود میرے معاون ہیں۔ اوّل الذکر دونوں ڈپٹی ایڈیٹر ہیں اور مؤخر الذکر مینیجر۔

میرے بیٹے اظہر محمود نے اپنے دادا جان کی یاد میں ہفت روزہ ''ملتان روڈ نیوز'' جاری کیا جو ایک سال تک معاشرتی مسائل پر رہنمائی کا فرض ادا کرتا رہا۔

اظہر محمود کی اب تک پانچ کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سیاہ فام رفقا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دی سیرت: سال وار (پنجابی)۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دا وَیریاں نال سلوک (پنجابی)۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دی جنگی زندگی (پنجابی)۔ نور نبیؐ دیاں کرناں (پنجابی)۔ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سیاہ فام رفقا'' کو وفاقی وزارتِ مذہبی اُمور نے غیر مسلم خصوصاً افریقی ممالک میں تبلیغِ دین کے لیے منتخب کیا۔

''سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دی سیرت: سال وار'' پر 1996ء میں سردار فاروق احمد لغاری نے اور ''سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دی جنگی زندگی'' پر رفیق احمد تارڑ نے مصنف کو صدارتی ایوارڈ دیئے۔ مؤخر الذکر کتاب پر صوبائی سیرت ایوارڈ بھی ملا۔

شہناز کوثر کی اب تک چودہ کتابیں زیورِ طبع سے آراستہ ہوئیں۔ قوسِ قزح (192 صفحات)۔ حیاتِ طیبہ ﷺ میں پیر کے دن کی اہمیت (312 صفحات)۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بچپن (352 صفحات)۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معاشی زندگی (176 صفحات)۔ ہجرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (112 صفحات)۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مکّی زندگی کے مسلمان (112 صفحات)۔ سیرتِ پاک: گیارہ سے چالیس سال تک (366 صفحات) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مکہ مکرمہ (144 صفحات)

ہجرتِ حبشہ (112 صفحات)۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رشتہ دار خواتین (232 صفحات)۔ دربارِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اعزاز یافتہ صحابیاتؓ (112 صفحات)۔ دربارِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اعزاز یافتہ صحابہؓ (112 صفحات)۔ بیعتِ عقبہ (144 صفحات)۔ عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواتین (112 صفحات)..............

انہیں پہلی چھے کتابوں پر 1991، 1992، 1993، 1994، 1996 اور 1999 کی قومی سیرت کانفرنسوں میں صدارتی ایوارڈ ملے۔ آج تک شہناز کوثر کے علاوہ کسی مرد یا خاتون کو اتنے صدارتی ایوارڈ نہیں ملے۔

میرے چھوٹے بیٹے راجا اختر محمود نے بچوں کے لیے سیرتِ حضور فخرِ موجودات علیہ السّلام والصّلوٰۃ پر تین کتابیں لکھیں: مجھے انؐ سے پیار ہے، ہُوا یہ کہ...... اور ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی۔ اس کی دوسری کتاب ''ہُوا یہ کہ......'' پر اسے 1997 میں صدارتی ایوارڈ ملا۔

راقم کو ایک پنجابی مجموعۂ نعت ''نعتاں دی اَتّی'' پر 1988 میں غلام اسحاق خاں نے صدارتی ایوارڈ دیا۔ نیز قومی سیرت کانفرنس منعقدہ 1997 میں نعت کے موضوع پر گرانقدر تحقیقی کام کرنے پر صدارتی ایوارڈ ملا۔ پاکستان میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا ایوارڈ ہے۔ 1999 میں مجھے صوبائی سیرت ایوارڈ ملا۔ اس طرح اس خانوادۂ نعت کو گیارہ صدارتی ایوارڈ اور دو سیرت ایوارڈ ملے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم، حضور رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمت اور میرے والدینؒ کی تربیت اور دُعاؤں کے سبب ہوا۔

میری باقی دو بیٹیوں (شمیم اختر۔ کوثر پروین) کے بھی کئی مضامین چھپے۔ انہوں

نے ماہنامہ ''نعت'' کے دس سال کا تفصیلی اشاریہ اور تعارُف مرتّب کیا جو 368 صفحات پر اشاعتِ خصوصی کی صورت میں شائع ہوا۔

سوال: ابتدائی تعلیم کی تفصیل؟

جواب: میری تعلیم کی ابتدا حیدر آباد دکن کے قصبہ مُدکھیڑ میں شروع ہوئی۔ جماعتِ دُوُم میں تھا کہ ہمیں وہاں سے بھاگنا پڑا۔ پھر میانی ضلع سرگودھا میں دوسری ہی جماعت سے تعلیم شروع کی۔ اور 1954 میں مڈل یہیں سے کیا۔ آٹھویں جماعت تک میں ہر کلاس میں اول آتا رہا۔

سوال: دیگر تعلیمی مراحل کی تفصیل؟

جواب: 1956 میں پرائیویٹ طور پر میٹرک کیا۔ 1962 میں فاضلِ اُردو (پنجاب بھر میں تیسری پوزیشن) 1963 میں ایف اے، 1964 میں بی اے اور 1966 میں ایم اے اُردو کیا۔ (پنجاب یونیورسٹی کے ریگولر اور پرائیویٹ طلبہ کے اکٹھے امتحان میں پانچویں پوزیشن)۔ یہ سارے امتحان میں نے پرائیویٹ طالب علم کے طور پر پاس کیے۔ تین بار کوشش کی کہ پی ایچ ڈی کرلوں لیکن پنجاب یونیورسٹی کی سیاست اور نام نہاد ''اساتذہ'' کی سازشوں سے بددل ہوگیا۔ اور ایک مرتبہ ''بُلھے شاہ...... حیاتی تے شاعری'' (پنجابی) اور دوسری بار ''اُردو نعت کا ہیئتی مطالعہ'' (اُردو) پر کافی کام کرلینے کے باوجود یونیورسٹی سے اپنا پنڈ چھڑالیا۔ 1963 میں ''سرٹیفکیٹ اِن لائبریری سائنس'' کے امتحان میں اول آیا اور ریکارڈ قائم کیا جو کئی سال بعد ٹوٹا۔

سوال: لکھنے کا شوق کب سے ہے؟ آغاز کا پس منظر وضاحت سے بتائیں؟

جواب: والد صاحب قبلہؒ نے پڑھنے کا شوق دوسری جماعت ہی سے پیدا کر دیا تھا۔ میں

پانچویں چھٹی جماعت میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران ماہنامہ ''نقاد'' کراچی اور ماہنامہ ''معیار'' میرٹھ قسم کے رسالے منگواتا اور پڑھتا تھا۔ بیشتر مذہبی اور دینی جرائد بھی آتے تھے۔ 54-1953 کے ماہنامہ ''ضیا'' لاہور میں دینی موضوعات پر میرے مضامین اور نعتیں، نظمیں چھپتی رہیں۔ ماہنامہ ''فیض الاسلام'' راولپنڈی کے 1955 کے ضخیم ''سیرت نمبر'' میں میرے دو مضمون شائع ہوئے۔ (2)

محبتِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میری گھٹی میں ہے۔ میری والدہ نور فاطمہ رحمہا اللہ تعالیٰ (وفات 22 اگست 1990) مجھے بچپن میں نعت ہی کی لوریاں دیا کرتی تھیں۔ سیرتِ طیبہ اور دیگر مذہبی موضوعات پر زندگی بھر پڑھتا اور لکھتا رہا ہوں۔ 1951 میں پہلی نعت کہی اور مُسن ہو کر بھی اسی عبادت میں مگن ہوں۔

سوال: کن شعری اصناف میں طبع آزمائی کرتے ہیں؟ زیادہ رُجحان کن اصناف کی طرف ہے؟

جواب: جہاں تک اصنافِ سُخن کا تعلق ہے، میرا زیادہ تر کلام غزل کی ہیئت میں ہے۔ مخمسات کا ایک ہی مجموعہ ہے۔ البتہ قطعات کے تین اور فردیات کے تین مجموعے اب تک چھپے ہیں۔ پنجابی فردیات کا ایک مجموعہ الگ ہے۔ لیکن اگر سوال کا رُخ موضوعات کی طرف ہے تو میں شعر میں (اُردو اور پنجابی، دونوں میں) صرف نعت کہتا ہوں۔ ہاں ''منظومات'' میں نعتوں کے علاوہ صحابۂ کرامؓ کے 24، اولیاء اللہ اور صلحائے اُمتؒ کے 23 اور شہیدانِ ناموسِ رسالتؐ کے دس مناقب ہیں نیز قومی اور دینی موضوعات پر 42 نظمیں ہیں۔ اور ''راج دُلارے'' بچوں کے لیے کہی گئی نظموں کا مجموعہ ہے جس میں ایک حمد اور تین نعتیں بھی ہیں۔

مدحِ حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء کے حوالے سے، تحدیثِ نعمت کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ اب تک منظوم و منثور تخلیقات، ترتیب و تدوین کے کام اور صحافتی پلیٹ فارم سے نعت کے موضوع پر راقم نے، دنیا بھر میں، سب سے زیادہ کام کیا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ!

سوال: اب تک کن کن رسائل میں آپ کی تخلیقات شائع ہوئیں۔ نیز کن انتخابوں میں شامل کی گئیں۔

جواب: مجھے تو اب کچھ یاد نہیں کہ کن کن رسائل و جرائد اور اخبارات میں میرے مضامین نظم و نثر شائع ہوئے۔ بلا مبالغہ ایسی مطبوعہ چیزوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ بہت سے نعتیہ منتخبات میں بھی میری نعتیں شامل ہیں۔ اب تک میری اپنی مطبوعہ کتابوں کی تعداد ہی 59 ہو چکی ہے۔

سوال: شاعری میں کس کے شاگرد ہیں؟

جواب: فی الواقعہ کثرتِ مطالعہ نے میری رہنمائی کی ہے۔ ساتویں دہائی کے آخری کچھ عرصے میں، میں نے علامہ اختر الحامدی الضیائی رحمہ اللہ تعالیٰ کے علم و فضل اور قدرتِ سخن سے استفادہ کیا اور یکم مارچ 1980 کو انھوں نے مجھے ''سندِ جانشینی'' بھی عطا فرمائی۔

سوال: اب تک آپ کی کتنی کتب شائع ہو چکی ہیں؟

جواب: تادمِ تحریر میری 59 کتابیں شائع ہو چکی ہیں (3)۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (2 حمدیں، 73 نعتیں اور 14 مناقب) 136 صفحات۔

(2) حدیثِ شوق (78 نعتیں) 176 صفحات۔

(3) منشور نعت (اردو اور پنجابی نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ) 176 صفحات۔

(4) سیرتِ منظوم (نعت کی دنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت) 128 صفحات۔

(5) 92 (نعتیہ قطعات) 112 صفحات۔

(6) شہرِ کرم (دنیائے شعر میں پہلا مجموعۂ نعت جس کے ہر شعر میں مدینہ طیبہ کا ذکر ہے) 192 صفحات۔

(7) مدیحِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (63 نعتیں+63 فردیات) 124 صفحات۔

(8) قطعاتِ نعت (27 نعتیہ موضوعات پر 396 قطعات) 110 صفحات۔

(9) حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ (دنیا کا پہلا مجموعۂ نعت جس کے ہر شعر میں درود پاک کا ذکر ہے۔(63 نعتیں+63 فردیات) 154 صفحات۔

(10) مخمساتِ نعت (دنیائے نعت میں مخمسات کی ہیئت میں پہلا مجموعۂ نعت۔ پچاس خمسے) 112 صفحات۔

(11) فردیاتِ نعت (اردو فردیات کا پہلا مجموعہ) 108 صفحات۔

(12) تضامینِ نعت (علامہ اقبالؒ کے 53 اشعارِ نعت پر تضمین۔ اپنی نوعیت کی پہلی کاوش) 144 صفحات۔

(13) کتابِ نعت (53 نعتیں "احمد" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عدد کی مناسبت سے) 112 صفحات۔

(14) حرفِ نعت (53 نعتیں) 112 صفحات۔

(15) اشعارِ نعت (اردو فردیات کا دوسرا مجموعہ) 96 صفحات۔

(16) نعت (جس کے ہر شعر میں "نعت" کا ذکر ہے۔ 53 نعتیں) 112 صفحات۔

(17) سلام ارادت (غزل کی ہئیت میں سلاموں کا پہلا مجموعہ۔ "محمد" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عدد کی مناسبت سے 92 سلام) 104 صفحات۔

پنجابی مجموعہ ہائے نعت:

(18) نعتاں دی اَتّی (پنجابی کا پہلا مجموعۂ نعت جس پر صدارتی ایوارڈ ملا۔ 63 نعتیں) 144 صفحات۔

(19) حق دی تائید (نعت ومنقبت) 8 صفحات۔

(20) ساڈے آقا سائیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ) 96 صفحات۔

دیگر مطبوعات

(21) پاکستان میں نعت۔ 224 صفحات۔

(22) غیر مسلموں کی نعت گوئی۔ 400 صفحات (تحقیق/تذکرہ)

(23) خواتین کی نعت گوئی (تحقیق وتذکرہ) 436 صفحات۔

(24) اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد اول۔ 408 صفحات۔

(25) اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد دوم۔ 400 صفحات۔

(26) نعت کیا ہے؟ 112 صفحات۔

(27) مدحِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بچوں کے لئے انتخابِ نعت) 198 صفحات۔ دو رنگا چھپائی۔

(28) نعتِ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ 164 صفحات۔

(29) نعتِ حافظ (حافظ پیلی بھیتی کے آٹھ نعتیہ دواوین کا انتخاب) 276 صفحات۔

(30) قُلزُمِ رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب) 96 صفحات۔

(31) نعت کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب۔ مبسوط مقدمے کے ساتھ)

جنگ پبلشرز۔ بڑے سائز کے 816 صفحات۔ چار رنگا چھپائی۔

(32) منظومات (نعتیں+مناقب+نظمیں) 160 صفحات۔

(33) راج دُلارے (بچوں کے لیے نظمیں) 96 صفحات۔ دورنگا طباعت۔

(34) نزولِ وحی (تحقیق)۔ 132 صفحات۔

(35) شعبِ ابی طالب (موضوع پر پہلا تحقیقی تجزیہ) 216 صفحات۔

(36) تسخیرِ عالمین اور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ 256 صفحات۔

(37) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عاداتِ کریمہ۔ 256 صفحات۔

(38) میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ 144 صفحات۔

(39) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور بچے۔ 112 صفحات۔

(40) درود وسلام (اب تک گیارہ ایڈیشن چھپ چکے ہیں) 128 صفحات۔

(41) قرطاسِ محبت۔ 144 صفحات۔

(42) میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ 48 صفحات۔

(43) عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ 32 صفحات۔

(44) احادیث اور معاشرہ۔ 192 صفحات۔

(45) ماں باپ کے حقوق۔ 112 صفحات۔

(46) حمد و نعت۔ 224 صفحات۔

(47) میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ 336 صفحات۔

(48) مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ 224 صفحات۔

(49) سفرِ سعادت، منزلِ محبت (سفرنامۂ حرمین) 224 صفحات۔

(50) دیارِ نور (سفرنامۂ حرمین) 112 صفحات۔

(51) سرزمینِ محبت (سفرنامہ حرمین) 112 صفحات۔

(52) اقبالؒ و احمد رضاؒ: مدحت گرانِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ 128 صفحات۔

(53) اقبالؒ قائداعظمؒ اور پاکستان۔ 160 صفحات۔

(54) تحریکِ ہجرت 1920ء (تاریخ، تحقیق، تجزیہ) 464 صفحات۔

(55) قائدِاعظم .... افکار و کردار۔ 160 صفحات

(56) ترجمہ خصائص الکبریٰ از امام جلال الدین سیوطیؒ (دو جلدیں)

(57) ترجمہ فتوح الغیب از حضرت غوثِ اعظمؒ۔

(58) ترجمہ تعبیر الرؤیا (منسوب بہ امام سیرینؒ)

(59) نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب۔ 464 صفحات۔ (4)

ان مطبوعات کے علاوہ ماہنامہ "نعت" کی ہر اشاعت کسی ایک موضوع پر کتاب کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ تمام اشاعتیں (از جنوری 1988 تا حال: جنوری 2002) راقم نے مرتّب و مدون کی ہیں۔ بیشتر شمارے میری ہی تصنیف ہیں۔ اس طرح یہ ایک سو ساٹھ سے زیادہ اشاعتیں بھی راقم الحروف ہی کی تصنیف/تالیف ہیں۔

سوال: اس شہر میں کب آئے اور کس ادبی محفل میں شرکت سے ادبی سرگرمیوں کا آغاز ہوا، تفصیل سے لکھیں؟

جواب: میں جولائی 1958 میں لاہور آیا اور مختلف علمی، ادبی اور شعری محفلوں میں خاموش سامع کی حیثیت سے شریک ہوتا رہا۔ زیادہ تر سرگرمیاں تحریری رہیں۔ البتہ 1965 سے 1982 تک انجمن ترقی اُردو کی مجلسِ مشاورت کا رُکن رہا۔ 1966 تا 1971 انجمن فروغِ عربی و فارسی کی مجلسِ منتظمہ کا رُکن اور نائب معتمد رہا۔ 1966 سے 1982 تک انجمن ترقی اُردو لاہور کے زیرِ اہتمام ہونے والی تمام (بیسیوں) اُردو کانفرنسوں کا منصرم

اعلیٰ رہا۔ فروغِ عربی و فارسی کانفرنس (اکتوبر، نومبر 1966) کا معاون معتمد اور اُردو تدریس کانفرنس لاہور (27، 28، 29 دسمبر 1971) کا رُکن مجلسِ استقبالیہ تھا۔ میں نے تحریکِ فلاح اور ایوانِ درود و سلام کی بنیاد رکھی۔ 26 نومبر 1966 سے انجمن خادمانِ اُردو کا معتمدِ عمومی ہوں۔ 1998، 1999ء میں حلقہ ادب کا صدر رہا۔ پاکستان رائٹرز گلڈ کا ممبر ہوں۔ مجلسِ سخن رجسٹرڈ کا 1977ء سے تاحال جنرل سیکرٹری ہوں۔ ایوانِ نعت رجسٹرڈ کا 1988ء سے اب تک صدر ہوں۔

74-1973 میں ماہنامہ ''آستانۂ پاک'' لاہور کا مدیرِ اعزازی رہا۔ 1970 تا 1979 پندرہ روزہ ''خبر نامہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ'' کا اور 1980 تا 1982ء علمی و تحقیقی سہ ماہی مجلّے ''فروزاں'' کا ایڈیٹر رہا۔ 1979 سے 1984 تک ماہنامہ نور الحبیب'' بصیر پور میں ''طلوع'' کے عنوان سے اور 24، اگست 1996 سے 9، اپریل 1997 تک روزنامہ ''جہاں نما'' لاہور میں ''حسبِ دستور'' کے عنوان سے کالم لکھتا رہا (''جہاں نما'' میں سیاسی اور معاشرتی مسائل پر 73 کالم لکھے)۔ 1965 سے 1970 تک ہفت روزہ ''آئین'' لاہور کے حصۂ نظم کا انچارج رہا۔ ساڑھے 31 برس ویسٹ پاکستان ٹیکسٹ بک بورڈ (بعد میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ) کے تعلیمی شعبے سے منسلک رہا۔ 1995 کے اواخر میں سینئر ماہرِ مضمون کی حیثیت سے ریٹائر ہوا۔ جماعت اول سے سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری سکول تک کی کتبِ نصاب (اُردو) کی نصاب سازی اور تصنیف و تالیف/ طباعت و اشاعت کی نگرانی کی۔ 1991 میں ''اُردو قاعدہ'' برائے جماعت اول کی ایڈیٹنگ پر وفاقی وزارتِ تعلیم، حکومتِ پاکستان نے خصوصی ایوارڈ دیا۔

سوال: اس شہر کی کون کون سی تنظیموں کی محفلوں میں شرکت کی ہے یا کر رہے ہیں؟

جواب: ایک مدت تک تاج کمپنی، اُردو بازار، آسٹریلیا بلڈنگ لاہور میں ہونے والے ماہانہ نعتیہ مشاعروں میں شرکت کرتا رہا۔ بہت سے عام مشاعرے اس طرح اٹینڈ کیے کہ ان میں جا کر نعت پڑھتا رہا۔ طرحی مشاعروں میں، طرح پر نعت لکھ کر شمولیت کرتا رہا۔ آج سے 20، 22 برس پہلے مجلسِ سخن کے پلیٹ فارم سے خود اسلامیہ ہائی سکول، بھاٹی گیٹ میں اڑھائی برس تک ماہانہ مشاعرہ کرواتا رہا۔ آج کل بزمِ ارتقائے ادب، مجلسِ فروغِ ادب، گلشنِ ادب، حلقہ تخلیقِ ادب، عشق لہر اکیڈمی کے اجلاسوں اور مشاعروں میں کبھی کبھی شرکت کرتا ہوں۔ انٹرنیشنل سیرت فورم اور ایوانِ سیرت کے زیرِ اہتمام اگست 1999 سے قائدِ اعظم لائبریری، باغِ جناح میں میرے ماہانہ ''خطباتِ سیرت'' کا پروگرام جاری رہا۔ 28، اجلاسوں میں حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کی حیاتِ طیّبہ کے 46 برسوں کا ذکر ہو چکا ہے۔ یہ سلسلہ اب لاہور میوزیم کے آڈیٹوریم میں چل رہا ہے۔ ایوانِ درود و سلام کے زیرِ اہتمام ماہانہ ''حلقۂ درودِ پاک'' کا اہتمام، چاند کی ہر بارھویں تاریخ کو عصر سے مغرب تک ہوتا ہے۔ اس سلسلے کو جاری ہوئے 140 ماہ (گیارہ سال آٹھ ماہ) ہو گئے ہیں (5)۔ کبھی کبھار انجمن تکمیلِ اسلام والے مجھے درسِ قرآن کے لیے بلا لیتے ہیں۔

حال ہی میں محکمہ اوقاف پنجاب نے ''سیّد ہجویر نعت کونسل'' قائم کی ہے۔ راقم کو اس کا چیئرمین نامزد کیا گیا ہے۔ 10 دسمبر 2001 کو اس کا افتتاحی اجلاس نعتیہ مشاعرے کی صورت میں ہو چکا ہے۔ 7 جنوری 2002 (پیر) سے اس کونسل کے زیرِ اہتمام دربار کمپلیکس کے سماع ہال سے متصل ''ایگزیکٹو بلاک'' میں ایک ماہانہ نعتیہ مشاعرہ باقاعدگی سے ہو رہا ہے۔ جس کے دو ادوار ہوتے ہیں، طرحی اور غیر طرحی۔ مشاعرہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے پیر کو نمازِ مغرب کے بعد ہوتا ہے۔ ہر ماہ بیرونِ لاہور سے کسی نعت گو کو ''مہمان

شاعر'' کے طور پر بلایا جاتا ہے(6)۔

سوال: اس شہر کی ادبی فضا کیسی ہے؟ یہاں ادبی سرگرمیوں کا مستقبل کیا ہے؟ یہاں نمایاں شعرا اور ادیب کون کون سے ہیں؟

جواب: لاہور کی ادبی فضا بھی ملک کے دوسرے حصوں اور شہروں کی طرح' حوصلہ افزا نہیں ہے۔ دراصل ادب میں اجارہ داریوں اور مختلف گروپوں کی ''محدودیتوں'' نے صورتِ حال کو خراب کر رکھا ہے۔ اکیڈمی آف لیٹرز حکمرانوں کے ہاتھ میں دست پناہ کا کام دیتی ہے۔ پاکستان رائٹرز گلڈ'' ہر چند کہیں کہ ہے نہیں ہے''۔ مفادات کے اسیروں کا جمع جتھا ٹیلنٹ کو تباہ کر رہا ہے۔ اخبارات کے ادبی ایڈیشن' اخبارات کے عمومی رویّے کے مطابق' حصولِ منفعت اور بلیک میلنگ کا مؤثر ترین ہتھیار ہیں۔ یوں' ادب کے مخلص خادمین منقار زیرِ پر ہونے پر مجبور ہیں۔ لاہور کے نمایاں شعرا اور ادیب وہی ہیں جو نمایاں ہونے کی صلاحیتوں سے بہرہ ور ہیں۔

سوال: آپ نے کہاں کہاں کے ادبی دورے کیے ہیں؟

جواب: میں کونے میں بیٹھ کر کام کرنے والا آدمی ہوں۔ میرے ادبی دوروں کی نوبت کیوں آئے گی۔

سوال: آپ نے جن مشاعروں میں کلام سنایا' ان میں یادگار مشاعرے کون کون سے ہیں؟

جواب: جنوری 1977 میں وفاقی حکومت کی طرف سے لیاقت باغ' راولپنڈی میں ایک کُل پاکستان نعتیہ مشاعرے میں شرکت کا موقع ملا تھا۔ اس میں حافظ مظہر الدین مرحوم' احسان دانش مرحوم' ماہر القادری مرحوم' حنیف اسعدی' جام نوائی بدایونی اور دوسرے بہت

سے شعراءِ کرام شامل تھے۔ اس مشاعرے کی یاد ابھی تک تازہ ہے۔

سوال: آپ کیسی کتب کا مطالعہ زیادہ کرتے ہیں؟ اندازاً اب تک کتنی کتب کا مطالعہ کر چکے ہیں؟

جواب: میں عموماً سیرتِ طیّبہ' نعت' تصوّف اور مذہبیات کا مطالعہ کرتا ہوں۔ ادب میں تنقید و تحقیق' تاریخ میں اسلام اور پاک و ہند کی تاریخ کی کتابیں میرے زیرِ مطالعہ رہتی ہیں۔ میرے ذاتی ذخیرۂ کُتُب میں مختلف موضوعات پر بلا مبالغہ ہزاروں کتابیں ہیں اور مطالعے کے علاوہ میری اور کوئی مصروفیت نہیں۔ 1975 میں میرا ایکسیڈنٹ ہوا اور میں ساڑھے آٹھ ماہ چارپائی پر رہا۔ اس دوران میں' مطالعے کی عادت ہی نے مجھے سہارا دیئے رکھا۔

سوال: جدید ادب و جدید شاعری کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: ادب و شعر کی دنیا میں فطری طور پر در آنے والے رُجحانات' خیالات و افکار' لفظیات' تشبیہات و استعارات اور اصنافِ سُخن' سب سے استفادہ کرنا چاہیے۔ لیکن شاعری کے حوالے سے جدیدیت کے زعم میں ہم جس طرف جا رہے ہیں' اس میں ژولیدہ فکری' محاسنِ شعر سے بے گانگی' دور از کار تشبیہات کے استعمال اور نثر کو شعر قرار دینے کی کوشش نہ قابلِ فہم ہے نہ قابلِ تحسین۔

سوال: آپ کلاسیکی شعری روایت کے حامی ہیں یا جدید شعری رجحانات کے؟

جواب: میں کلاسیکی شعری روایت کا آدمی ہوں لیکن جدید شعری رجحانات کے فطری اور محتاط استعمال کو شجرِ ممنوعہ نہیں سمجھتا۔

سوال: برِصغیر میں آپ کے پسندیدہ شعرا اور ادیب کون سے ہیں؟ ماضی کے بھی اور عصرِ

حاضر کے بھی؟

جواب: میرے نزدیک نعت کا ہر شاعر محترم ہے۔ اس میں کسی مسلک، علاقے یا زبان کی تخصیص نہیں۔ میں نے ماہنامہ ''نعت'' میں بھی اسی موقف کا اظہار روا رکھا ہے اور نعت کے موضوع پر لکھی جانے والی اپنی کتابوں، شام و سحر لاہور، فکر و نظر اسلام آباد، سیرتِ طیبہ کراچی، نعت رنگ کراچی اور دوسرے جرائد و رسائل میں اپنے مقالات میں بھی یہی راہ اپنائی ہے۔

سوال: پاک و ہند میں ادبی فضا ترقی کر رہی ہے یا تنزلی کا شکار ہے؟ تفصیل سے بتائیں؟

جواب: پاکستان میں تو بلاشبہ ادبی فضا پر جمود طاری ہے۔ بھارت میں نسبتاً بہتر صورتِ حال ہے۔ اردو زبان کے ساتھ بھارتی نیتاؤں کے ناروا سلوک کے باوجود وہاں نسبتاً بہتر اور نسبتاً معیاری کام ہو رہا ہے۔

سوال: خلیجی ریاستوں اور یورپ، امریکہ وغیرہ میں اردو ادبی سرگرمیوں کا کیا حال اور مستقبل ہے؟

جواب: جہاں جہاں اردو بولنے اور اردو میں لکھنے والے موجود ہیں، وہاں وہ اپنی حیثیت منوا رہے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے خلیجی ریاستوں اور یورپ امریکہ وغیرہ کے بیشتر قلمکار اور زیادہ تر قلمکار تنظیمیں، پاکستان اور ہندوستان کے اجارہ داروں کے ہتھے چڑھی ہوئی ہیں۔ اس طرح انجمن ہائے ستائشِ باہمی مضبوط سے مضبوط تر ہو رہی ہیں۔ جو اردو ادب کے لیے بہر حال نیک فال نہیں ہے۔

سوال: آپ کی اپنی شاعری کا معیار آپ کی نظر میں کیا ہے اور دوسروں کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

جواب: میرے اب تک سترہ اردو اور تین پنجابی مجموعہ ہائے نعت چھپے ہیں۔ کئی مجموعے زیرِ ترتیب ہیں (7) لیکن میں اپنی نظر میں اب تک معیاری نعت نہیں کہہ سکا۔ چنانچہ کہا کرتا ہوں کہ میں شعراءِ نعت کی آخری صف کا آدمی ہوں۔ جہاں تک دوسروں کی رائے کا تعلق ہے، میرے دوسرے مجموعۂ نعت ''حدیثِ شوق'' میں احمد ندیم قاسمی، احسان دانش مرحوم، علامہ احمد سعید کاظمی مرحوم، ڈاکٹر سید عبداللہ مرحوم، شیر افضل جعفری مرحوم، ڈاکٹر آف سائنس حکیم محمود احمد برکاتی، قاضی عبدالنبی کوکب مرحوم، پروفیسر مرزا محمد منور مرحوم، علامہ اختر الحامدی مرحوم، اشفاق احمد، ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، پروفیسر محمد اسماعیل بھٹی مرحوم، چودھری رفیق احمد باجوہ، حفیظ تائب، حافظ لدھیانوی مرحوم، خالد بزمی مرحوم، سید ہاشم رضا، ریاض حسین چودھری، انور جمال، راز کاشمیری مرحوم، گوہر ملسیانی، اصغر حسین خاں نظیر لودھیانوی مرحوم، پروفیسر منصور احمد خالد، (ڈاکٹر) آفتاب احمد نقوی شہید اور کئی دوسرے اہلِ علم و قلم حضرات کی تعریفی آرا موجود ہیں۔ مگر میں نے تقریظی تحریروں کی ''عمومیت'' بلکہ ''سائیکلوسٹائلیٹ'' سے خوف زدہ ہو کر آئندہ کے لیے توبہ کر لی۔ یہاں تک کہ اپنی اولاد کو بھی منع کر دیا۔ چنانچہ میرے بچوں کی اب تک جو 22 کتابیں چھپی ہیں، ان میں سے کسی ایک میں بھی، اور میری بعد کی کتابوں میں بھی کوئی رائے شامل نہیں ہے۔

سوال: آپ جب مشاعرہ پڑھتے ہیں تو اپنے دل کی آواز کے مطابق پڑھتے ہیں یا مشاعرے کے معیار یا قارئین کی پسند کے مطابق؟

جواب: آپ تقریر کر رہے ہوں، لیکچر دے رہے ہوں، شعر پڑھ رہے ہوں یا مباحثے میں شریک ہوں، اگر آپ دل کی زبان نہیں بولتے، ضمیر کی آواز سے اپنے لبوں کو نہیں سنوارتے تو آپ ''بکاؤ مال'' سے زیادہ کیا ہیں۔ میں مشاعرہ دل کی آواز کے تتبع میں پڑھتا ہوں۔ اور،

چونکہ صرف نعت کہتا اور پڑھتا ہوں' اس لیے اپنے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشنودی کی خاطر پڑھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ''ورفعنا لک ذکرک'' میں ''لک'' کا ٹکڑا رکھ کر ہمیں اپنے رخ درست سمت میں رکھنے کی راہ دکھادی ہے۔ چنانچہ میرے جس جس شعر میں حضور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم گرامی یا اسم صفت آتا ہے' شعر پڑھنے کے بعد مختصر درود پاک بھی بآوازِ بلند پڑھتا ہوں۔ بعض دوست کہتے ہیں کہ اس سے ٹیمپو قائم نہیں رہتا۔ مجھے ٹیمپو قائم رکھنے سے زیادہ اور سامعین کو متأثر کرنے سے بڑھ کر اپنی عاقبت کی فکر رہتی ہے۔

سوال: کیا آپ کے خیال میں ادب کے قارئین کی تعداد میں کمی ہو رہی ہے اور قارئین کا کتاب سے رشتہ کمزور پڑ رہا ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیوں؟

جواب: قارئین کے کتاب سے کمزور رشتے کا کیا ذکر ہے' اب تو کتاب کے قارئین ہی نہیں رہے' اخبار یا ڈائجسٹوں کے قارئین رہ گئے ہیں۔ میں سات آٹھ برس پی اے ایف پبلک سکول سرگودھا' دیال سنگھ کالج لاہور اور پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ' لاہور کی لائبریریوں میں کام کر چکا ہوں۔ ملک کے معروف اور غیر معروف پبلشرز سے بھی میرے روابط رہے ہیں' کتابیں حاصل کرنے اور پڑھنے کا شوق بھی رکھتا ہوں' اس لیے جانتا ہوں کہ اب کتابوں کے قارئین قریباً ختم ہو چکے ہیں۔ جو لوگ کتابیں خریدتے اور لائبریریوں سے جاری کرواتے بھی نظر آتے ہیں یا جنھیں قلمکار یا پبلشر کتابیں پیش بھی کر دیتے ہیں' پڑھتے وہ بھی نہیں ہیں۔ اِلّا ماشاء اللہ۔ اس کا سبب ہماری 54 سالہ مجموعی بے اعتنائی بھی ہے' تعلیم و تعلّم کی ناقدری بھی...... اور یہ حقیقت بھی کہ اب ہماری ساری معاشرتی اقدار ختم ہو چکی ہیں یا ختم ہو رہی ہیں۔ صرف ایک قدر ''مال و دولت'' کی عملداری رہ گئی ہے اور اس کے

حصول میں علم کے حصول کی کوئی اہمیت نہیں۔

سوال: ادبی رسالہ ''خیال و فن'' 1995ء سے شائع ہو رہا ہے' اس کے بعض خاص نمبر بھی شائع ہو چکے ہیں۔ آپ نے اس کے جو شمارے دیکھے ہیں اس بنا پر اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اس میں تبدیلی چاہتے ہیں تو آپ کے مشورے کیا ہیں؟

جواب: ''خیال و فن'' کا حمد نمبر اور خلیجی نعت نمبر میرے پاس ہیں۔ محمد ممتاز راشد کے ساتھ میرا نعت کا رشتہ ہے' اگرچہ غائبانہ لیکن مضبوط۔ حمد نمبر کے لیے ساجد گل نے کاوش کی۔ ان کے ساتھ' تھوڑے عرصے کے لیے سہی' لیکن اپنائیت کا رشتہ رہا۔ محمد شعیب مرزا نے ''خلیجی نعت نمبر'' کے لیے جو کچھ کیا ہے' وہ میرے نزدیک اس لیے وقیع ہے کہ میں نعت کے بکھرے ہوئے موتیوں کو یکجا کرنے کی اہمیت کا قائل ہوں۔ اسی ذوق کے تحت' میں نے ماہنامہ ''نعت'' میں ''اُردو کے صاحبِ کتاب نعت گوؤں'' پر چار شمارے (448 صفحات) شائع کیے۔ اسی مقصد سے اٹک' گجرات' سرگودھا' کراچی' سندھ' راولپنڈی کے نعت گو شعرا اور وارثیوں کے تذکروں پر مشتمل نمبر چھاپے ہیں۔ چار شماروں (448 صفحات) میں رسولؐ نمبروں میں موجود نعتوں اور نعت گو شاعروں کا ذکر کیا ہے۔ علامہ ضیاء القادری بدایونی کا رسائل و جرائد میں بکھرا ہوا نعتیہ کلام دو شماروں میں جمع کر دیا ہے۔ ان کے سلاموں کو بھی جمع کر رہا ہوں۔ دو شمارے تیار ہو گئے ہیں' باقی کام ہو رہا ہے۔ ان کی حمد و مناجات کو مختلف رسالوں سے جمع کر کے ایک اور اشاعتِ خصوصی چھاپنا چاہتا ہوں۔ آزادؔ بیکانیری' غریبؔ سہارنپوری' محمد حسین فقیرؔ' اخترؔ الحامدی (رسائل میں بکھرا ہوا کلام) شیداؔ بریلوی' لطفؔ بریلوی' کفایت علی کافیؔ' جوہرؔ میرٹھی' تہنیت النساء تہنیتؔ' عبدالقدیر حسرتؔ صدیقی' حقیرؔ فاروقی' عابدؔ بریلوی' مفتی غلام سرورؔ لاہوری اور دوسرے اہم لیکن بعض

صورتوں میں بھولے بسرے شاعروں پر نمبر شائع کیے ہیں۔ غیر مسلموں کی نعت کے لیے ماہنامہ ''نعت'' کے 848 صفحات استعمال کیے ہیں۔ خواتین کی نعت گوئی کے حوالے سے 436 صفحات کا تذکرہ مرتب کیا ہے......وغیرہ۔

میں سمجھتا ہوں ''خیال وفن'' کے زیرِ گفتگو نمبر میں خلیجی نعت کی ایک متعین صورت اور وہاں کے نعت گوؤں کا اکتنا ذکر سامنے آ گیا ہے۔ اب وہاں کے نعت گو مستقبل کے تذکرہ نگار اور محقق کی نظر سے اوجھل نہیں رہ سکتے۔ یہ نہایت قابلِ قدر کاوش ہے۔ صرف یہ خیال آتا ہے کہ آخر میں صرف نعت کے حوالے سے خبریں ہوتیں تو بہتر تھا۔ باقی خبریں کسی اور شمارے میں آ جاتیں۔

سوال: ادبی حوالے سے مستقبل میں آپ کے کیا ارادے ہیں؟

جواب: جو تھوڑی بہت زندگی رہ گئی ہے، وہ بھی صرف حضور فخرِ موجودات، سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کی تعریف وثنا میں گزارنے اور نعت کو ادب میں اس کا صحیح اور جائز مقام دلوانے کی کوشش میں صَرف کروں گا۔ اِن شاء اللہ العزیز!

حاشیہ:

(1) دسمبر ۲۰۰۲ میں ماہنامہ ''نعت'' کی مستقل اشاعت کے پندرہ برس پورے ہو گئے۔

(2) پنجابی/اُردو کی پہلی مختصر شعری تصنیف ''حق دی تائید'' ۱۹۵۶ میں شائع ہوئی۔

(3) اب تک تصانیف وتالیفات کی مجموعی تعداد ۶۹ ہو چکی ہے۔

(4) مزید کتابیں یہ ہیں:

(60) اوراقِ نعت۔ 53 نعتیں۔ 96 صفحات

(61) مدحتِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ 53 نعتیں۔ 96 صفحات

(62) عرفانِ نعت۔ 63 نعتیں۔ ہر نعت قرآنِ پاک کی کسی آیت پر۔ 184 صفحات۔

(63) دیارِ نعت۔ میر تقی میر کی زمینوں میں 53 نعتیں۔ 104 صفحات۔

(64) تسبیحِ نعت۔ 101 نعتیں۔ 152 صفحات

(65) صباحِ نعت۔ 53 نعتیں۔ 80 صفحات۔

(66) مدحِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ (انتخابِ نعت) 80 صفحات۔

(67) مناقبِ سیّد ہجویرؒ (انتخاب وتدوین)۔ 72 صفحات۔

(68) سخنِ نعت (طرحی مشاعروں کا انتخاب) 240 صفحات۔

(69) حمدِ خالق (انتخاب وتدوین)۔ 232 صفحات۔

(5) حلقۂ دُرودِ پاک کو قائم ہوئے ۱۵۴ ماہ (بارہ سال دس ماہ) ہو گئے ہیں۔

(6) ۲۰۰۲ کے ماہانہ طرحی مشاعروں کا انتخاب ''سخنِ نعت'' کے نام سے چھپ گیا ہے۔ مشاعرے جاری ہیں۔

(7) اب تک ۲۳ اُردو اور تین پنجابی مجموعے چھپے ہیں۔ ان کے علاوہ ''منظومات'' میں بھی ۱۹ نعتیں ہیں۔

☆☆☆☆☆

آئندہ شمارہ:

راجا اختر محمود (مینجر ماہنامہ "نعت" لاہور) کی اوّلین کاوش

بچوں کے لئے سیرت النبی ﷺ کے واقعات

محبّت کی زبان میں لکھی گئی کتاب

مجھے اُن ﷺ سے پیار ہے

☆ کتاب کی زبان میں بچوں کی ذہنی استعداد کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

☆ کتاب بچّوں کے ذخیرۂ الفاظ کے مطابق تحریر کی گئی ہے۔

☆ کتاب کا مطالعہ بچّوں کے دلوں میں آقا حضور ﷺ کی محبّت کو راسخ کرے گا۔

☆ کتاب میں سیرتِ طیّبہ کے بہت سے واقعات سہل اور آسان فقروں میں بیان کیے گئے ہیں۔

☆ اس دلنشیں اُسلوب میں بچوں کے لیے آج تک کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔

☆ کتاب کا پہلا ایڈیشن رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ میں اختر کتاب گھر' لاہور نے شائع کیا۔ امسال عیدِ میلادُ النبی ﷺ کے موقع پر المختار قرآن اکیڈمی (حضرت سلطان باہوؒ ٹرسٹ) لاہور نے دوسرا ایڈیشن چھاپا کیا۔ المختار قرآن اکیڈمی اس کتاب کا انگریزی ترجمہ کرا رہی ہے جو غیر مسلم ممالک خصوصاً انگلینڈ میں' اور پاکستان کے انگلش میڈیم سکولوں میں پہنچایا جائے گا۔

کاغذ: ۶۸ گرام آفسٹ۔ صفحات: ۱۰۴

قیمت ۱۰۰ روپے (مجلّد)

اختر کتاب گھر۔ اظہر منزل نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ لاہور۔ ۵۴۵۰۰